بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur’anic Teachings

Part -1

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

اہم خصوصیات

برطانیہ، یورپ کی مصروف زندگی کے تناظر میں اردو کمیونٹی کیلئے خلاصہ تفسیر

ملٹی کلچرل سوسائٹی میں اسلام کی تعلیمات پر کیسے عمل کریں؟

مختصر اور جامع تفسیری نکات

سادہ، عام فہم اور معتدل انداز

اختلافی اور فرقہ وارانہ بحثوں سے اجتناب

رواداری، برداشت اور تحمّل کی اقدار اور رویّوں کا فروغ

آسان انداز میں فہم قرآن

دعوتی، علمی اور اصلاحی پہلوؤں سے قرآن کی تفسیر

تفسیری اور فقہی موشگافیوں کے بغیر آسان انداز میں قرآن کی تعلیمات

ملٹی فیتھ سوسائٹی کے پس منظر میں اسلام کا پیغام دعوت و محبّت

درس قرآن اور خلاصہ تراویح کی تیاری کیلئے علماء، خطباء کی خدمت میں تحفہ

طالب دعا: حافظ محمد ابوبکر سجاد

تذکیر بالقرآن

ترتیب: حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی

انتساب: لوجہ اللہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمدللہ، خلاصہ تفسیر بعنوان **تذکیر بالقرآن** پیش خدمت ہے۔

یہ مستند تفاسیر کے علمی نکات کا خلاصہ ہے۔یہ کوئی باقاعدہ تفسیر نہیں بلکہ قرآن کے ایک طالبعلم کے طور پر میرے **تفسیری نوٹس** ہیں۔

الحمدللہ، پچھلے 25 سال سے اردو اور انگریزی میں خطبات جمعہ، دروس قرآن وحدیث اور رمضان المبارک میں خلاصہ تفسیر کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔اس طویل عرصے کے دوران جو علمی اور تفسیری نکات حاصل ہوئے انہیں قلمبند کرتا رہا۔2020 میں خلاصہ تفسیر (انگلش) اور 2021 میں خلاصہ تفسیر (اردو) دروس کی شکل میں ریکارڈ کرکے یوٹیوب پر اپلوڈ کئے، جو الحمدللہ اب بھی استفادہ عام کیلئے موجود ہیں۔کچھ عرصہ پہلے میرے مربّی ومحسن قبلہ والد صاحب نور اللہ مرقدہ کی خواہش تھی کہ ان آن لائن دروس تفسیر کو مزید ترمیم واضافہ کرکے کتابی شکل میں مرتب کردوں۔خود میری بھی خواہش تھی کہ اپنے تفسیری اور علمی نکات کو ضبط تحریر میں لایا جائے تاکہ دوسرے لوگ بالخصوص آئمہ وخطباء اور مدرسین قرآن اس سے استفادہ کرسکیں۔اسی نیت کے ساتھ خالصتاً لوجہ اللہ اس کام کو کررہا ہوں۔دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اس **گلدستہ تفسیر** کی خصوصیت یہ ہے اس میں ہر رکوع کا خلاصہ اور تفسیری نکات الگ کردیئے گئے تاکہ مدرس یا خطیب کو درس کی تیاری میں آسانی ہو۔ہر رکوع میں اتنا علمی مواد موجود ہے کہ اس کی مدد سے مناسب دورانیہ کا درس تیار ہوسکتا ہے۔اس کے علاوہ ہر رکوع کے شروع میں تفسیری موضوعات لکھ دیئے گئے جن پر مدرس اپنے مطالعہ کی روشنی میں مزید نکات کا اضافہ کرسکتا ہے۔تحریر کا انداز کتابی سے زیادہ **خطابی** ہے۔اہم نکات کو رنگین کردیا گیا تاکہ خطیب یا مدرس کو نکات اٹھانے میں سہولت ہو۔**تذکیر بالقرآن** ابھی نامکمل ہے اور ارتقائی مراحل میں ہے۔دعا فرمائیں اللہ ربّ العالمین اس کام کی تکمیل فرمائے۔آمین

اس خلاصہ تفسیر **تذکیر بالقرآن** کے اندر اردو، انگلش دونوں زبانوں کا امتزاج موجود ہے کیونکہ برطانیہ کی مساجد کے اسی فیصد سے زیادہ نمازی **برٹش ایشین** ہیں جو اردو زبان سمجھ سکتے ہیں۔میرا یہ تجربہ ہے کہ اگر خطیب بیک وقت انگلش اور اردو دونوں زبانوں میں گفتگو کرے تو نوے

فیصد سے زیادہ سامعین خطیب کی گفتگو سے استفادہ کرسکتے ہیں اور متوجہ رہتے ہیں۔ صرف اردو یا صرف انگریزی میں زیادہ دیر گفتگو سے سامعین کی ایک بڑی تعداد مقرر کی گفتگو سے لاتعلق رہتی ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر اس خلاصہ تفسیر میں اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی نکات شامل کئے گئے ہیں۔ دو زبانوں کے امتزاج سے اس سے زیادہ لوگ مستفید ہونگے، انشاءاللہ۔

الحمدللہ، اس خلاصہ تفسیر کی تیاری کیلئے ہر آیت پر دس سے زیادہ اردو، انگریزی تراجم قرآن کا موازنہ کیا گیا اور پھر ان میں سے موزوں ترین ترجمہ کا انتخاب کیا گیا۔ اسی طرح ہر آیت پر پانچ سے زیادہ تفاسیر کا مطالعہ کرکے ان میں سے تفسیری نکات اخذ کئے گئے۔ پھر ان اخذ شدہ نکات کو باہم مربوط کیا گیا تاکہ جامعیت اور تحریر کا حسن برقرار رہے۔ کچھ تفسیری نکات کی نوک پلک سنوار کر ان کو مزید آسان اور مثبت انداز میں پیش کیا گیا۔ کچھ جگہوں پر ترمیم و اضافہ میری طرف سے ہے۔ اس تفسیری کاوش میں ابھی مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے، انشاءاللہ اپنے فرصت کے لمحات میں اس میں مزید ترامیم و اضافہ کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ آپ علماء کرام اور اہل علم حضرات کی آراء کی روشنی میں اس میں مزید بہتری آئے گی۔

آپ سے گذارش ہے کہ اس تفسیری کام کا بالاستیعاب مطالعہ فرمائیں اور اپنی قیمتی، اصلاحی اور عالمانہ رائے ضرور دیں تاکہ اس کام کو مزید بہتر انداز میں مکمل کیا جاسکے۔ دوران مطالعہ اگر میری کوئی نالائقی یا جہالت آپ پر ظاہر ہو تو ضرور مجھے مطلع فرمائیں تاکہ میں اصلاح کرسکوں۔ اس خلاصہ تفسیر میں اگر کوئی بات یا علمی رائے آپ کو قرآن وسنت کے مطابق لگے تو اس کو لے لیں اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی تفسیری نکتہ یا شخصی رائے قرآن وسنت کے مطابق نہیں ہے تو اس کو بلاتردد مسترد کردیں (فاضربوہ فوق الجدار)۔

قرآن مجید کے اہم مضامین اور اہم تفسیری نکات کو ترتیب دینے کی یہ ایک طالب علمانہ کوشش ہے۔ اگرچہ میں عالم نہیں ہوں، صرف علماء کی جماعت کا آخری صف کا طالب علم ہوں۔ مجھے اپنی علمی کوتاہی کا ادراک ہے۔

بقول شاعر:

؎ احب الصالحین ولست منھم
لعل اللہ ان یرزقنی صلاحاً

میں علماء و صلحاء سے محبت رکھتا ہوں، اگرچہ ان میں سے نہیں ہوں۔ لیکن اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے بھی ان جیسا نیک اور صالح بنادے۔ آمین

الحمدللہ، آئمہ کرام، علماء، خطباء، اہل علم اور ہر خاص وعام نے اس کاوش کی تحسین اور حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنی پرخلوص دعاؤں اور اصلاحی مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بلاشبہ اس کاوش کا اجر سوائے اللہ رب العالمین کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ قرآن کی اس حقیر خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور سب کیلئے فائدہ مند بنائے۔ آمین

آخر میں اللہ ربّ العالمین کا بے پناہ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس عظیم کام کو کرنے کی توفیق اور سعادت نصیب فرمائی۔ اللهم لا سهل إلا ما جعلته سهلا۔۔ اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہے مگر وہی جسے تو آسان کر دے۔

طالب دعا:

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (لندن)

شعبان المعظم، 1446۔ فروری، 2025

قرآن کا تعارف

دنیا کی سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو بندوں کی رشد وہدایت کے لیے نازل فرمایا ہے۔،یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا جانے والا ایسا کلام ہے جس کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

الرّحمٰن علّم القرآن۔بڑی رحمدل ہستی (رحمٰن) نے قرآن سکھایا۔

قرآن کا سیکھنا اللہ کی رحمت کی علامت ہے۔

قرآن تذکیر سے بھرپور ہے(والقرآن ذی الذکر)،

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْکَ مُبٰرَکٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (سورہ ص)

یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو(اے محمدﷺ)ہم نے تمھاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل وفکر والے اس سے سبق لیں۔

اس آیت میں قرآن کو سمجھنے کے دو پہلو بیان کیے ہیں: یعنی تذکّر اور تدبّر

تذکّر: قرآن کو اتنا سمجھنا کہ اس سے انسان نصیحت حاصل کر سکے۔

یہ سب کے لیے ضروری ہے۔ قرآن کا بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ ہم اس کو سمجھ کر پڑھیں اور اس پر عمل کریں اور اس کو دوسروں تک پہنچائیں۔ قرآن مجید کو اس حد تک سمجھنے کے لیے بس اتنی عربی ضرور آتی ہو کہ عربی متن کو براہِ راست سمجھ سکیں۔ کم از کم اتنا تو ہو کہ جب قاری حضرات نماز یا تراویح میں قرآن پڑھیں تو سمجھ آتی ہو۔ تھوڑی محنت سے یہ فائدہ قرآن سے ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔ سورہ قمر میں اللہ ارشاد فرماتا ہے: وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ اور یقیناً ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

تدبّر: تذکّر کے برعکس قرآن پہ تدبّر و تفکر کر کے اس کی گہرائی کو سمجھنے کے لیے نہ صرف عربی کے گہرے علم کی ضرورت ہے بلکہ دوسرے علوم سمجھنے کی بھی ضرورت ہے۔ قرآن حکیم میں غور و فکر کے لیے عربی ادب، علم لغت، علم التجوید اور علم تفسیر کا ایک خاص مقام ہے۔ ان کے علاوہ مطالعہ سیرت پاک ﷺ، علم حدیث اور علم فقہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

تدبّر کے لحاظ سے قرآن مشکل ترین کتاب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا منبع اور سرچشمہ وحی الٰہی ہے اور علم الٰہی لامتناہی ہے۔ اس کو کوئی شخص نہ عبور کر سکتا ہے نہ گہرائی میں اس کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ ناممکن ہے چاہے پوری زندگیاں کھپالیں۔ اس کا احاطہ کرنا کسی کے لیے ممکن نہیں۔ حدیث کے مطابق قیامت آجائے گی مگر قرآن کے علوم و معارف ختم نہیں ہونگے۔(لا تنقضی عجائبہ)

ہمارا کام اخلاص سے قرآن سیکھنے کی کوشش کرنا ہے تاکہ اپنی زندگی اس کی تعلیمات اور ہدایات کے مطابق گزار سکیں۔

یہ فکر تو ہمیں یقیناً ہونی چاہیے کہ ہم قرآن کتنا سیکھ پائے اور اس پہ کتنا عمل کیا؟ لیکن ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ہماری ذمہ داری کوشش کرنا ہے نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ وہ کس کو کتنا عطا فرماتا ہے۔ اجر کا تعلق نیت اور کوشش سے ہے نتائج سے نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن کو مہارت کے ساتھ پڑھتا ہے تو وہ بڑی عزت والے فرشتوں اور نبیوں کے ساتھ ہو گا۔ جس کے لیے قرآن پڑھنا مشکل ہو اور پھر بھی محنت کرتا رہا تو اس کے لیے دوہرا اجر ہو گا۔ ایک قرآن پڑھنے کا دوسرا اس پر محنت کرنے کا۔(سنن ابو داؤد)

دو قابل رشک لوگ

حدیث: دو چیزوں میں رشک کرنا جائز ہے ایک ایسے آدمی پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی نعمت دی ہو اور وہ اس کو دن رات پڑھتا رہتا ہو، دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال کی نعمت دی ہو اور وہ دن رات اس سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہو۔(بخاری، مسلم)

قرآن کے حقوق

قرآن کے پانچ بنیادی حقوق ہیں۔

اس پر ایمان لانا،

اس کی تلاوت کرنا،

اس کو سمجھنا،

اس پر عمل کرنا،

اس کی آفاقی دعوت کو دوسروں تک پہنچانا۔

قرآن کے ان حقوق کی ادائیگی کیلئے کوشش کرنا ہر مسلمان کی زندگی کا مشن ہونا چاہئیے۔

بقول شاعر:

؎ گر تو می خواہی مسلماں زیستن

نیست ممکن جز بقرآں زیستن

یعنی اگر تو مسلمان بن کر زندہ رہنا چاہتا ہے تو یہ زندگی قرآنِ پاک کے بغیر ممکن نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قرآن پڑھنے، اس کی تعلیمات کو سمجھنے، اس پہ عمل کرنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرآن عظیم الشّان کتاب ہے، جو اس کتاب سے جڑتا ہے عظیم ہو جاتا ہے۔

نزل جبرئیلؑ بالقرآن فاصبح جبرئیلؑ افضل الملائکہ۔

جو فرشتہ اس قرآن کو لے کر آیا وہ فرشتہ (جبرائیلؑ) سارے فرشتوں کا سردار،

نزل القرآن علی سیدنا محمّدﷺ فصار سیّد الخلق۔

جس نبی پر اترا وہ نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساری مخلوقات کا سردار،

جاء القرآن الی امّۃ محمّد فاصبحت خیر امّۃ۔

جس امّت کی طرف اترا وہ امّت (امّت مسلمہ) ساری امّتوں کی سردار،

نزل القرآن فی لیلۃ القدر فاصبحت خیر من الف شھر۔

جس رات میں اترا وہ رات (لیلۃ القدر) ساری راتوں کی سردار،

نزل القرآن فی شھر رمضان فاصبح رمضان خیر الشّھور۔

جس مہینے میں اترا وہ مہینہ (رمضان المبارک) سارے مہینوں کا سردار،

قرآن جس سینے میں محفوظ ہوتا ہے وہ سینہ باعث شرف بن جاتا ہے،

قرآن جس کاغذ پر چھپتا ہے وہ کاغذ مقدّس ہو جاتا ہے۔

غلاف اور رحل جو قرآن سے منسوب ہوتے ہیں باعث ادب ہو جاتے ہیں۔

حدیث: القرآن حجۃ لک او علیک

قرآن روز قیامت یا ہمارے حق میں یا ہمارے خلاف گواہی دے گا۔

قرآن پڑھنا بہترین عبادت ہے۔

افضل عبادۃ امتی تلاوت القرآن۔(حدیث)

بہترین مصروفیّت۔ قرآن پڑھنا اور پڑھانا۔

خیرکم من تعلّم القرآن وعلّمہ۔

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کو خود بھی سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے۔(حدیث)

قرآن پڑھنے والے کو اللہ بغیر مانگے عطا فرماتے ہیں۔

دلوں کا زنگ: دلوں کے زنگ کو قرآن کی تلاوت سے دور کیا جاسکتا ہے۔

انّ ھذہ القلوب تصداء کما یصدا الحدید، قیل ما جلاءھا قال کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن ۔(حدیث)

تلاوت کے ہر حرف پر دس نیکیاں

من قراء حرف من کتاب اللہ فلہ بہ حسنہ والحسنۃ بعشر امثالھا، لا اقول الم حرف بل الف حرف لام حرف میم حرف۔ حدیث

نزول قرآن

قرآن دو مرحلوں میں نازل ہوا۔

پہلا مرحلہ: مکمل قرآن لوح محفوظ سے بیت معمور یا آسمان دنیا تک رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات اتارا گیا۔

دوسرا مرحلہ: 23 سال کے عرصے میں حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا نبی اکرم ﷺ کے دل پر اتارا گیا۔

قرآن مجید کی سورتوں اور آیات کی ترتیب توقیفی ہے، یعنی خود حضور ﷺ نے وحی الٰہی کی روشنی میں سورتوں اور آیات کی ترتیب لکھوائی۔

مکی اور مدنی سورتیں

قرآن مجید میں دو قسم کی سورتیں ہیں،

ہجرت مدینہ سے پہلے نازل ہونی والی سورتیں مکی سورتیں کہلاتی ہیں۔

ہجرت مدینہ کے بعد نازل ہونے والی سورتیں مدنی سورتیں کہلاتی ہیں۔

یہ دونوں قسم کی سورتیں دراصل مختلف حالات کے مطابق دو مختلف دعوتی حکمت عملی کا نام ہے۔

دنیا میں جہاں بھی مسلمان بطور اقلیت زندگی گزار رہے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی مکی زندگی اور مکی دور کی دعوتی حکمت عملی کو اپنے لئے نمونہ بنا سکتے ہیں۔

قرآن کی تفسیر

قرآن کی بہترین تفسیر خود قرآن کی آیات ہیں، ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر بیان کرتی ہے۔

القرآن یفسّر بعضہ بعضا۔

قرآن کی دوسری تفسیر سنت نبوی ﷺ اور احادیث مبارکہ ہیں۔ وانزلنا الیک الذکر لتبیّن للنّاس ما نزّل الیھم۔ ویعلّمھم الکتب والحکمۃ۔

قرآن کی تیسری تفسیر اقوال صحابہ ہیں۔ یہ وہ ہستیاں تھیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے قرآن کو اترتے دیکھا اور چلتے پھرتے قرآن (نبی اکرم ﷺ) کی سیرت کا مشاہدہ کیا۔

اجماع صحابہ حجت ہے۔ (مقدمہ ابن تیمیہؒ)

عبداللہ بن عبّاسؓ عظیم مفسر قرآن تھے۔ تفسیر ابن عباس بڑی جامع تفسیر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کو ترجمان القرآن بھی کہا جاتا ہے۔ (بحوالہ ابن جریر)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بہت بڑے مفسر قرآن تھے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن کی ہر سورت کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی، کس مقصد کیلئے نازل ہوئی اور جب نازل ہوئی تو حضور ﷺ کس حال اور کیفیت میں تھے۔

قرآن کی چوتھی تفسیر اقوال تابعین ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام سے ملاقاتیں کیں۔ ان کے حالات کا مشاہدہ کیا۔ ان سے قرآن سیکھا۔ اسلام کے سنہری دور سے قریب ہونے کی وجہ سے تابعین اور تبع تابعین کی تفسیری آراء کی بھی ایک خاص اہمیت ہے۔

تفسیر بالرّائے: تفسیر قرآن میں ذاتی رائے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

امام شافعیؒ کا قول ہے کہ جو شخص قرآن کو بغیر استاد (رہنمائی، تفسیر) کے بغیر پڑھتا ہے تو شیطان اس کا استاد بن جاتا ہے۔

تلاوت قرآن کے آداب

طہارت،

محبت واحترام،

توجہ اور یکسوئی،

تعوّذ، تسمیہ،

ترتیل اور ٹھر ٹھر کر تجوید کے ساتھ پڑھنا،

عمل کی نیت،

اپنے رب سے ہم کلامی،

تلاوت کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

یادرکھیئے! تلاوت و تجوید قرآن ایک فن اور ہنر ہے اس کو بغیر استاد کی رہنمائی اور مشق کے نہیں سیکھ سکتے جس طرح سوئمنگ کی کتاب پڑھ کر آپ تیراکی نہیں سیکھ سکتے یا صرف ڈرائیونگ کی کتاب پڑھ کر ڈرائیونگ نہیں سیکھ سکتے اسی طرح قرآن کی تلاوت سیکھنے کیلیئے ماہر قاری کی رہنمائی ضروری ہے۔

مطالعہ قرآن کے آداب

نیت کی درستگی،

ہدایت کی طلب اور جستجو،

اللہ تعالی سے رہنمائی کی دعا،

قرآن کتاب ہدایت ہے سائنس یا میڈیسن کی کتاب نہیں، کہ اس میں سے سائنسی فارمولے تلاش کیئے جائیں۔

قرآن سے اپنا فلسفہ نہ ڈھونڈیئے۔

قرآن کے تقاضوں پر عمل،

قرآن صرف ایک تھیوری ہی نہیں بلکہ پریکٹیکل بھی ہے۔جب پڑھو اقیمو الصّلوۃ (نماز قائم کرو) تو نماز باقاعدگی سے پڑھنا شروع کردو،

جب پڑھوآتو الزکوۃ(زکوۃ ادا کرو) تو زکوۃ ادا کرنا شروع کردو،

آیات قرآنی میں تدبّر اور غوروفکر،

کھلے ذہن (Open mind) کے ساتھ قرآن کا مطالعہ کیجئے۔

ہمیشہ سیاق وسباق کو مدنظر رکھیں۔

See surrounding verses for full comprehension

کچھ سورتوں اور آیات کا مخصوص پس منظر اور شان نزول ہے وہ مخصوص حالات اور مخصوص مواقع کیلئے نازل ہوئیں۔

قرآن میں کچھ مخصوص ہدایات کا ذکر ہے:

جو انبیاءؑ، فرشتوں، اولی الامر کو دی گئیں، ہر فرد کو اختیار نہیں کہ وہ ہر حکم کو اپنے لئے سمجھ کر ان کو دوسروں پر نافذ کرنا شروع کردے۔

کسی فرد یا گروہ کا کام نہیں کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا شروع کردے۔

Mob Justice is not permitted in Islam

Quranic Terminology قرآنی اصطلاحات:

قرآن کی کچھ مخصوص اصطلاحات ہیں۔ قرآن فہمی کیلئے ان اصطلاحات کو سمجھنا ضروری ہے۔

قرآن میں استعمال ہونے والے کئی الفاظ کثیر المعانی ہیں۔ایک ہی لفظ مختلف امور کیلئے استعمال ہوا مثلاً صلوٰۃ کا لفظ نماز کیلئے بھی استعمال ہوا، دعا کیلئے بھی، درود شریف کیلئے بھی اور رحمت کیلئے بھی۔

محکمات و متشابہات

قرآن مجید میں دو قسم کی آیات ہیں۔

احکام والی آیات جن میں عبادات، اعمال، حلال و حرام وغیرہ کا حکم ہے۔

دوسری قسم کی آیات وہ ہیں جن کو **متشابہات** کہاجاتا ہے ان میں عموماً اللہ کی صفات کا ذکر ہے مثلاً عرش الہی، اللہ کا ہاتھ وغیرہ ان پر ایمان تو ضروری ہے مگر ان کیفیات کو سمجھنا ہمارے بس کی بات نہیں۔

قرآن بہترین ساتھی ہے

Quran is the best companion and friend

قرآن کے نام

قرآن کے کئی نام آئے ہیں۔

قرآن کو کتاب ہدایت،

کتاب رحمت،

کتاب شفاء،

کتاب بشارت،

کتاب نور،

کتاب بصیرت،

کتاب مبین،

کتاب حکمت،

کتاب فرقان(حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب) کہا گیا۔

Way of Life, قرآن ایک دستور حیات اور لائف سٹائل ہے۔

قرآن ایک ایسا راستہ دکھاتا ہے جو اللہ کی رضا اور اسکی جنّت کی طرف لیجاتا ہے۔

قرآن تربیت کا ایسا نظام دیتا ہے جو ایک انسان کو مثالی انسان بناتا ہے۔

قرآن ایک ایساسفارشی ہے جس کی سفارش رد نہیں ہوگی۔

قرآن ایک ایساسایہ دار درخت ہے جو اپنے نیچے بیٹھنے والوں کو قلبی سکون اور راحت دیتا ہے۔

قرآن ایک ایسا امام ہے جو اپنی اقتدا کرنے والوں کو زمانے کا امام بنا دیتا ہے۔

قرآن پڑھنے والوں کیلئے تین عظیم دعائیں

قرآن کو یاد کرنے میں آسانی کی دعا

رب اشرح لی صدری و یسّرلی امری، واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوقولی۔

سورہ الم نشرح۔ یہ سورت بھی قرآن پڑھنے میں آسانی اور حفظ میں سہولت کیلیئے پڑھی جاسکتی ہے۔۔

تلاوت کے بعد کی دعا

اللهم ارحمنا بالقرآن العظيم واجعله لنا إمامًا ونورًا وهدًى ورحمة۔ اللهم ذكّرنا منه ما نسينا، وعلّمنا منه ما جهلنا، وارزقنا تلاوته آناء الليل وأطراف النهار، واجعله لنا حجّة يارب العالمين۔

قرآن کے انوارات و برکات سے استفادہ کی دعا

اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ، سَمَّیْتَ بِهِ نَفْسَکَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ کِتَابِکَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَ جَلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذَهَابَ هَمِّیْ۔(مسند احمد)

اس دعا میں ہم کیا مانگ رہے ہیں؟

اللہ کے ہر ممکنہ ناموں کا واسطہ دیکر اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ

ان تجعل القرآن ربیع قلبی..... اے اللہ، قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے۔

بہار جسطرح زمین میں زندگی اور تازگی واپس لاتی ہے اسی طرح ہمارے غمگین دکھی دل کو بھی قرآن کی برکت سے موسم بہار کی طرح خوش وخرم اور تروتازہ کردے۔

یہ قرآن جو میں نے پڑھا، سمجھا، سیکھا، سکھایا، عمل کیا اس کی بدولت میرا دکھ، درد، غم، تکلیف دور کردے۔ آمین

پارہ۔ 1

Part 1

قرآن مجید کا پہلا پارہ سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ کی پہلی 141 آیات پر مشتمل ہے۔

سورۃ الفاتحہ

The Opening Chapter of the Quran

قران کریم کی سورتوں کے آغاز میں مماثلت

قران کریم کی بعض سورتوں کے آغاز میں مماثلت پائی جاتی ہے:

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز اللہ کی حمد (الحمد للہ) سے ہوتا ہے: سورۃ الفاتحہ، سورۃ الانعام، سورۃ الکھف، سورۃ سباء، سورۃ فاطر۔ یہ سب مکی سورتیں ہیں۔

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا اغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح (سبّح یا یسبّح) سے ہوتا ہے: سورۃ الحدید، سورۃ الحشر، سورۃ الصف، سورۃ الجمعہ، سورۃ التغابن۔ یہ سب مدنی سورتیں ہیں۔

قرآن مجید کی سات سورتوں کا آغاز حٰمٓ سے ہوتا ہے۔ انہیں حوامیم سبعہ یا آل حم کہا جاتا ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما ان سورتوں کو قرآن مجید کا خلاصہ لباب القرآن اور جنت کے سرسبز باغات روضٰت الجنّٰت کہتے ہیں۔ ان سات سورتوں کے نام یہ ہیں: 1۔ مومن، 2۔ حم سجدہ (دوسرا نام سورۃ فصلت)، 3۔ شوریٰ، 4۔ زخرف، 5۔ دخان، 6۔ جاثیہ، 7۔ احقاف۔

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز نبی کریم ﷺ سے منسوب ہے۔ ان سورتوں کا آغاز یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ سورۃ احزاب، سورۃ الطلاق، سورۃ التحریم، سورۃ المزّمل، سورۃ المدثّر۔

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز صیغہ امر قُلْ سے ہوتا ہے۔ مثلاً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ یہ پانچ سورتیں یہ ہیں: سورۃ جن، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس۔

قرآن کریم کی پانچ سورتیں حرف ندا "یا" سے شروع ہوتی ہیں مثلاً یاایّھاالناس۔ یہ سورتیں سورۃ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الحج، سورۃ الحجرات، سورۃ الممتحنہ۔

قرآن مجید کی کئی سورتوں کے ایک سے زیادہ نام

قرآن مجید کی کئی سورتوں کے ایک سے زیادہ نام آئے ہیں۔

سورۃ فاتحہ کے نام

سورہ فاتحہ کے بھی کئی نام آئے ہیں جو تقریباً 25 ہیں۔ مشہور نام یہ ہیں:

دیباچہ قرآن،

Preface of the Quran

سورۃ الحمد۔ اس سورت میں اللہ کی حمد وثنا بیان کی گئی

سورۃ الصّلوٰۃ۔ نماز کی سب سے اہم سورت،

سورۃ الدعاء۔ (یہ سورت دراصل ایک دعا ہے۔ اس میں دعا کا طریقہ بھی سکھایا گیا)

سورہ سبع مثانی۔ (باربار دہرائی جانے والی سات آیات)

ام الکتاب۔ کتاب کی اصل، بنیاد

امّ القرآن،

اساس القرآن۔ اس سورت کو قرآن کی اساس، بنیاد اور جڑ کہا گیا۔

عبداللہ بن عبّاسؓ سے مروی ہے: اساس الکتب القرآن واساس القرآن الفاتحہ واساس الفاتحۃ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ تمام کتابوں کی اساس قرآن ہے، قرآن کی بنیاد سورۃ الفاتحہ ہے، اور سورۃ الفاتحۃ کی بنیاد بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ہے۔

اس کو سورۃ الوافیہ بھی کہتے ہیں یعنی اس سورت کا ادب یہ ہے کہ اس سورت ک پورا اور مکمل پڑھاجاتا ہے۔

اس کو سورۃ الکافیہ بھی کہتے ہیں یعنی یہ سورت ہماری بہت ساری دینی اور دنیاوی ضروریات کیلئے کافی ہے۔

سورت فاتحہ پر عمل کرنے سے باقی قرآن پر عمل آسان ہو جاتا ہے۔

سورۃ الکنز۔اس سورت کو سورۃ الکنز (خزانہ) بھی کہا گیا۔

سورہ شفاء،

اس سورت کو سورۃ الرّقیہ اور دم والی سورت بھی کہتے ہیں۔

اس سورت کو بیماری میں شفاء کی نیت سے پڑھنا یا پڑھ کر مریض پر دم کرنا ایک مسنون عمل ہے۔جادو، نظر بد کیلئے یا عام حفاظت بھی اس سورت کو پڑھا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ ایک بے مثل سورت ہے۔اس جیسی کوئی اور سورت کسی آسمانی کتاب بشمول قرآن مجید موجود نہیں۔

اس سورت سے قرآن کا آغاز ہوتا ہے،

نزول کے اعتبار سے پہلی مکمل نازل ہونے والی سورت ہے،

یہ ایک لحاظ سے قرآن کا خلاصہ ہے،

نماز بھی اسی سے شروع ہوتی ہے،

حدیث:لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک سورت فاتحہ کی تلاوت نہ کیجائے۔

سورت فاتحہ سات آیات پر مشتمل سورت ہے جس میں ہمیں:

دعا کا طریقہ بتایا گیا۔کس سے دعا مانگی جائے اور کیسے مانگی جائے۔

حدیث:جب اللہ سے دعا مانگو تو سب سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرو،اس کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجو، اسکے بعد اللہ کے سامنے اپنی حاجت پیش کرو۔

سورہ فاتحہ کے تین حصے ہیں۔

شروع میں اللہ کی حمد و ثنا ہے۔

درمیان میں اللہ کی تعریف بھی ہے اور بندے کی درخواست بھی ہے۔

آخری حصے میں بندے کی دعا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر حدیث قدسی کی روشنی میں

ایک حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر لیا ہے۔ آدھی سورہ فاتحہ میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے ہے۔

جب بندہ الحمد اللہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"حمدنی عبدی" میرے بندے نے میری حمد بیان کی"

جب الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اثنی علی عبدی۔ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی

جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

میرے بندے نے میری عظمت و بزرگی کا اعتراف کیا

جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ھٰذا بینی و بین عبدی۔ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے

جب بندہ اھدنا الصّراط المستقیم سے آخر تک کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ھٰذا العبدی ولعبدی ماسأل۔ یہ میرے بندے کیلئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے اسے مل جائے گا۔

اہم تفسیری نکات

قرآن کی پہلی آیت:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

First verse of Qur'an

In the Name of Allah—the Most Compassionate, Most Merciful.

اگرچہ تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم کو قرآن کے شروع میں نہیں لکھا جاتا مگر اس کا پڑھنا تلاوت سے پہلے ضروری ہے۔ کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا مگر قرآن پڑھنے سے پہلے بسم اللہ کے ساتھ تعوّذ بھی پڑھنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ سورہ نحل میں ارشاد ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔(النحل ۱۶:۹۸) پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطانِ رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔

نماز میں بھی سورہ فاتحہ سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں پڑھنی چاہیئں۔

Word Allah is unique

اللہ ایک خاص نام ہے جو صرف ذات باری تعالیٰ ہی کیلئے بولا جاسکتا ہے۔ عربی گرائمر میں اس کو اسم جامد کہتے ہیں یعنی اس سے اور لفظ نہیں بن سکتے۔ اس نام کا تثنیہ، جمع، تذکیر و تانیث بھی نہیں بن سکتے۔

یہ لفظ اللہ کی ذات وصفات کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔

یہ اللہ کا ذاتی نام ہے، باقی سارے نام صفاتی ہیں۔

بسم اللہ کی اہمیت

بسم اللہ کا مطلب ہے:

اللہ کے نام کے ساتھ

اللہ کے نام کی مدد سے

اللہ کے نام کی برکت سے

Saying Bismillah.... is recommended before performing any permissible deed.

بسم اللہ ایک دعائیہ کلمہ ہے جو ہر سلیم الفطرت انسان کے دل کی صدا ہے۔

ہر کار خیر اور قابل ذکر جائز کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیئے۔

حدیث: جو کام بسم اللہ سے نہ شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت اور نامکمل رہتا ہے۔

قرآن کی پہلی وحی کی پہلی آیت کے اندر بھی یہی حکم دیا گیا۔ اقراء باسم ربّک ۔ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھنا شروع کرو۔

بسم اللہ پڑھنا سنت انبیاءؑ ہے۔

قرآن مجید کے اندر حضرت سلیمانؑ کی بسم اللہ کا ذکر ہے جو انہوں نے ملکہ سباء کو خط کے شروع میں لکھی تھی۔

انه من سليمان وانه بسم الله الرحمٰن الرّحيم۔

قرآن میں نوحؑ کی بسم اللہ پڑھنے کا ذکر ہے جو انہوں نے کشتی کے سفر سے پہلے پڑھی۔ بسم الله مجريها ومرسٰها۔۔۔

بسم اللہ کی برکات

The blessings of saying Bismillah

بسم اللہ کی برکت سے انسان کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق، تائید اور مدد شامل ہو جاتی ہے اور وہ کام جلدی مکمل ہو جاتا ہے۔

انسان صحیح ترین نکتے سے کام کا آغاز کرتا ہے۔

A Positive start

بسم اللہ سے شروع کیا گیا کام شروع سے لے کر آخر تک بابرکت رہتا ہے۔

قرآن کھولو تو سب سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت کا دو دفعہ تذکرہ ہے۔

کہ اللہ دنیا میں بھی مہربان اور آخرت میں بھی مہربان۔ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا۔

سورت الفاتحہ کی دوسری آیت میں دوبارہ اللہ کی رحمت کا دو دفعہ تذکرہ ہے۔ الرحمٰن الرّحيم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جو تمام کائنات کا رب ہے۔

All praise is for Allah—Lord of all worlds,

الحمد لله کلمہ ثنا بھی ہے اور کلمہ شکر بھی ہے۔

حدیث: مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِلاَّ كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ (ترمذی)

اگر اللہ انسان کو نعمت عطا کریں اور انسان اس کا شکر ادا کرتے ہوئے الحمد للہ کہے تو دی ہوئی نعمت لے لی ہوئی نعمت سے افضل ہے۔

دوسری حدیث کے اندر فرمایا کہ اگر میری امت میں سے کسی کو اللہ دنیا بطور نعمت عطا فرمادیں اور وہ الحمدللہ کہے تو یہ کلمہ دنیا کی نعمت سے افضل ہو جائے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلهِ۔

سب سے بہترین ذکر لا الٰہ الّا اللہ ہے اور سب سے بہترین دعا الحمد للہ ہے۔(ترمذی، ابن ماجہ)

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ، وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ، وَإِلَيْكَ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ

اللّهم لک الحمد کما ینبغی لجلال و جهک وعظیم سلطانک۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت کا) مالک ہے۔

the Most Compassionate, Most Merciful. Master of the Day of Judgment.

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں

You ˹alone˺ we worship and You ˹alone˺ we ask for help.

یہ آیت ہمیں ہماری زندگی کا نصب العین بتاتی ہے۔ یہ آیت ہماری زندگی کی سمت کو درست کرنے کیلئے کافی ہے۔

ہدایت کی دعا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

(اے اللہ) ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

Guide us along the Straight Path.

ہم سب ہر نماز میں ہدایت کی بار بار دعا کرتے ہیں۔ جو بھی نماز پڑھ رہا ہے چاہے بہت بڑا عالم ہے، امام ہے، اللہ کا ولی ہے، عام مسلمان ہے، گناہگار ہے یا نیک ہے سب ہدایت کی دعا کرتے ہیں اس لیے کہ سیدھے راستے پر چلنا سب کیلئے ضروری ہے چاہے وہ عالم ہو یا عام آدمی۔

صراط مستقیم کیا ہے؟

What is Right Path?

صراط مستقیم سے مراد قرآن وسنّت کا راستہ ہے۔

حدیث: علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔۔۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے کہ صراط مستقیم سے مراد دین اسلام ہے۔ حضرت جابرؓ کا بھی یہی قول ہے۔

مجاہدؒ فرماتے ہیں اس سے مراد حق ہے۔

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم وہ ہے جس پر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا۔

دراصل یہ سب اقوال صحیح ہیں۔ قرآن وسنت کا تابع دراصل حق کا تابع ہے اور حق کا تابع اسلام کا تابع ہے اور اسلام کا تابع قرآن کا مطیع ہے اور قرآن اللہ کی کتاب، اس کی مضبوط رسی اور اس کی سیدھی راہ ہے۔ لہٰذا صراط مستقیم کی تفسیر میں یہ تمام اقوال صحیح ہیں اور ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔

ہدایت ملنے کے بعد ہدایت کی دعا کیوں؟

یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ بندہ مومن کو تو اللہ کی طرف سے ہدایت حاصل ہو چکی ہے پھر نماز اور غیر نماز میں بار بار ہدایت مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد ہدایت پر ثابت قدمی کی دعا ہے۔ اس لئے کہ بندہ ہر ساعت اور ہر حالت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور رہنمائی کا محتاج ہے۔ وہ خود اپنی جان کے نفع نقصان کا مالک نہیں بلکہ دن رات اپنے اللہ کا محتاج ہے اسی لئے اسے سکھایا گیا کہ ہر وقت وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتا رہے اور ثابت قدمی اور توفیق چاہتا رہے۔ نیک بخت انسان وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے در کا بھکاری بنا لے۔

قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا گیا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا باللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ۔ اے ایمان والو! اللہ پر، اس کے رسولوں پر اس کی اس کتاب پر، جو اس نے اپنے رسول کی طرف نازل فرمائی اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل ہوئیں، سب پر ایمان لاؤ۔ (النساء۔136)

اس آیت میں ایمان والوں کو ایمان لانے کا حکم دینا ایسا ہی ہے جیسے یہاں ہدایت والوں کو ہدایت کی طلب کرنے کا حکم دینا۔ مراد دونوں جگہ ثابت قدمی اور دوام واستمرار ہے اور ایسے اعمال پر ہمیشگی کرنا جو اس مقصد کے حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوں۔

دوسری جگہ اللہ رب العزت نے اپنے ایمان دار بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ یہ دعا کریں: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

یعنی اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما تو بہت بڑا دینے والا اور عطا کرنے والا ہے۔ (آل عمران:8)

ایک روایت کے اندر آتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق(رض) نماز مغرب کی تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اس آیت کو پوشیدگی سے پڑھا کرتے تھے۔

پس آیت اھدنا الصراط المستقیم کا مطلب یہ ہوا کہ: اے اللہ ہمیں صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ اور اس سے ہمیں نہ ہٹا۔ (واللہ اعلم)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ان لوگوں کے راستے پر ہمیں چلا کہ جن پر تو نے اپنا فضل و کرم کیا نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔ اور نہ گمراہوں کے راستے پر ہمیں چلا۔

(Guide us to) the Path of those You have blessed—not those You are displeased with, or those who are astray.

سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنی چاہیئے۔

We should say Ameen at the end of Surah Fatiha which means: O Allah! Accept our Dua/Prayer.

إِذَا قَالَ يَعنِي الْإِمَامَ : وَلَا الضَّالِّينَ، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللهُ۔(مسلم)

جب امام ولا الضّالین کہے تو تم آمین کہو، اللہ تم سے محبّت کریں گے۔

جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔۔۔

The Messenger of Allah (PBUH) said:

إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔(بخاری، مسلم)

When the Imam says, ' Amin', then say, 'Amin', because whoever says, Amin' with the angels, his previous sins will be forgiven.

سورۃ البقـــرۃ

Chapter 2: The Cow

سورہ البقـــرۃ کی خصوصی فضیلت

Special Virtues of Surah Al-Baqarah

سورۃ البقرہ قرآن مجید کی سب سے لمبی سورت ہے جو 286 آیات پر مشتمل ہے۔

Surah Al-Baqarah is the longest Surah of the Holy Qur'an. This Surah is invitation to the Divine Guidance and all the stories, incidents, etc., revolve around this central theme. This Surah is also called Summary of Qur'an.

اس سورت کو قرآن کا خلاصہ کہا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سیّد الکلام القرآن و سیّد القرآن البقرہ و سیّد البقرہ آیۃ الکرسی۔

سارے کلاموں کا سردار کلام قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کی سردار سورت البقرہ ہے اور سورۃ البقرہ کی سردار آیت آیۃ الکرسی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ الْبَقَرَةُ ۔

ہر چیـــز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورت البقـــرہ ہے۔ ترمذی

حدیث: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا فَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ۔ (مسلم، ترمذی، مسند احمد)

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناو (یعنی گھروں میں بھی تلاوت اور نیکیوں کا اہتمام کیا کرو)۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جہاں سورہ البقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ مسند احمد

حدیث: تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ۔

سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے، اس کا چھوڑنا حسرت اور بد نصیبی ہے اور اہل باطل (شیاطین، جادوگر) اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جو شخص سورہ بقرہ کی دس آیات کو پڑھ لے گا تو اللہ تعالٰی اس رات شیطان اور ہر قسم کی آفات اور بلاوں اور مصیبتوں سے اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ وہ دس آیات یہ ہیں: سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات، آیۃ الکرسی اور اس کے متصل بعد دو آیات، سورہ بقرہ کی آخری تین آیات۔

حضور ﷺ نے فرمایا مجھے معراج کے موقع پر تین تحفے دیئے گئے۔

1۔ ہر کلمہ گو شخص (بالآخر) جنت میں جائے گا۔

2۔ پانچ نمازوں کا تحفہ۔

3۔ سورہ بقرہ کی آخری آیات

قرآن مجید کی طویل ترین آیت (آیت مداینت) سورہ بقرہ میں ہے۔

قرآن مجید کی سورتوں کے نام ان سورتوں کا موضوع نہیں ہیں بلکہ سورتوں میں ذکر ہونے والے کسی نام یا واقعہ پر سورت کا نام دے دیا گیا۔

سورہ البقرہ میں ذکر ہونے والے گائے کے واقعہ کی وجہ سے اس کا نام البقرہ (گائے) رکھ دیا گیا۔ یہ نام اس سورت کا موضوع نہیں ہے۔

سورہ بقرہ قرآن کا خلاصہ ہے۔ اس میں ایمان کے بنیادی اصول، توحید باری تعالٰی، رسالت، آخرت، اللہ تعالٰی کی ربوبیت، ہر شعبہ زندگی سے متعلق ہدایات، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاق، اصلاح ظاہر و باطن کے متعلق بنیادی اصول اور ہدایات دی گئیں ہیں۔

پہلا رکوع: الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَۙ۔ (البقرہ۔1)

خلاصہ رکوع: حروف مقطعات، قرآن کتاب ہدایت، متقی لوگوں کی صفات، ایمان بالغیب کی اہمیت، ایمانیات، عبادات، ارکان اسلام، اقامت صلٰوۃ و زکوٰۃ، آسمانی کتابوں پر ایمان، فکر آخرت، ہدایت یافتہ لوگوں کی صفات، مخصوص منکرین کا ذکر۔

الٓمّٓ۔ الف، لام، میم

حروف مقطعات،

ان کے معانی صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کو معلوم ہیں۔ اللہ و رسولہ اعلم بمرادہ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَۙ

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔(البقرہ۔2)

This is the Book! There is no doubt about it—a guide for those mindful ˹of Allah˺. (2:2)

قرآن، لاریب کتاب یعنی شکوک وشبہات سے بالاتر سچی کتاب ہے۔

قرآن ساری انسانیت کیلیئے ہدایت ہے(ھدی للنّاس) مگر اس سے حقیقی فائدہ وہی اٹھائیں گے جو اپنے اندر تقوٰی اور خوف خدا پیدا کریں گے۔(ھدی للمتقین)۔

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَۙ۔

جو بن دیکھے ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو رزق ہم نے اُن کو دیا ہے، اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔(البقرہ۔3)

Who believe in the unseen, establish prayer, and donate from what We have provided for them. (2:3)

متقین کی صفات

Basic Articles of Faith

These introductory verses declare the Quran to be the Book of Guidance, enunciate the articles of the Faith -- belief in Allah, Prophethood, and Life-after-death; Also mentioned main practices Prayer, Charity etc.

ایمانیات

Declaration of Faith

اسلامی عقائد

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَالْمَوْتِ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمادی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

Islamic Creed in Detail

I have faith in Allah and His Angels, His Books and His Messengers, and the Day of Judgement and that all good and evil and fate is from Almighty Allah, and it is sure that there will be resurrection after death.

نماز کے بنیادی مسائل

How to perform prayer?

زکوٰۃ کے بنیادی احکامات

What are rules of giving charity?

ا۔ایمان بالغیب۔بن دیکھے ایمان کی خاص فضیلت۔اللہ، رسولوں، فرشتوں آخرت کو نہیں دیکھا مگر ایمان لانا۔عبد اللہ بن مسعود فرماتے کہ جن لوگوں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا پھر بھی آپؐ پر ایمان لائے ان کے ایمان کی بھی ایک خاص فضیلت ہے۔(بحوالہ ابن کثیر)

2۔نماز قائم کرنا۔

3۔اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنا۔

4۔آسمانی کتابوں پر ایمان لانا۔پچھلی آسمانی کتابوں پر عمومی ایمان تو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالٰی کی طرف سے نازل ہوئیں البتہ ان کے متن اور اہل کتاب کی تشریحات کے بارے میں احتیاط ضروری ہے۔اصطلاح میں ان کو اسرائیلیات کہا جاتا ہے اور اس حوالے سے تین صورتیں پیش آتی ہیں:

1۔اگر اہل کتاب کی روایت قرآن وحدیث کی تعلیمات سے مطابقت رکھتی ہو تو اس کو بطور حوالہ بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

2۔اگر وہ روایت قرآن وحدیث سے ٹکراتی ہو تو اس کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

3۔اگر وہ روایت قرآن وحدیث کے کسی حکم کی نہ تائید کرتی ہے نہ تردید تو اس کے بارے میں حکم ہے کہ لا نصدّق ولا نکذب نہ ہم اس روایت کی تصدیق کریں نہ تردید کریں گے بلکہ سکوت اور خاموشی اختیار کریں گے۔

حدیث: إِذَا حَدَثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَلَا تُصَدِقُوهُمْ وَلكِنْ قُولُوا: آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُم۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ

اور جو کتاب (اے محمد ﷺ) تم پر نازل ہوئی (یعنی قرآن) اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں ؑ پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔(البقرہ۔4)

And who believe in what has been revealed to you ˹O Prophet˺ and what was revealed before you and have sure faith in the Hereafter. (2:4)

اس آیت میں آپ ﷺ اور آپؐ سے پہلے نازل ہونے والی وحی پر ایمان کا تذکرہ ہے لیکن آپؐ کے بعد کسی نئے نبی یا وحی پر ایمان کا ذکر نہیں۔

قرآن میں چالیس سے زیادہ مقامات پر جہاں کہیں نبی، رسول، وحی یا کتاب بھیجنے کا ذکر ہے سب کے ساتھ من قبل اورمن قبلک (آپ ﷺ سے پہلے) کی قید لگی ہوئی ہے، کہیں من بعد (آپ ﷺ کے بعد) کا اشارہ نہیں۔ قرآن کا یہ انداز خود شہادت دے رہا ہے کہ نبوت و رسالت اور وحی کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہو گیا۔

اس لحاظ سے قرآن کی ابتدائی آیات میں ہی عقیدہ ختم نبوت کو واضح کر دیا گیا۔

5۔ یوم آخرت پر یقین رکھنا۔

جن کے اندر یہ صفات ہونگی وہ حقیقی طور پر کامیاب اور ہدایت یافتہ لوگ ہیں۔

پانچ ارکان اسلام

Five Pillars of Islam

حدیث: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ۔

حضرت ابن عمر(رض) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیادیں پانچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رسالت کی گواہی دینا۔ نماز قائم رکھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ (بخاری، مسلم)

ہدایت یافتہ لوگ

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔ (البقرہ۔5)

It is they who are ˹truly˺ guided by their Lord, and it is they who will be successful. (2:5)

ہدایت سے محروم لوگ

انّ الذین کفرو سواءٌ علیھم۔۔۔البقرہ۔آیت۔6

مخصوص منکرین کا ذکر جن کے دلوں پر ہدایت سے محرومی کی مہر لگادی گئی۔

یہاں منکرین سے مراد وہ خاص لوگ ہیں جو اسلام دشمنی میں ساری حدیں پار کر گئے جس وجہ سے دولت ایمان سے محروم کر دیئے گئے مثلاً ابو جہل، ابو لہب وغیرہ۔ ورنہ بہت سارے لوگ کفر و شرک چھوڑ کر مسلمان ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں بلکہ ان میں سے بعض نے صحابیت کا درجہ پایا، بعض نے دین کی خدمت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا لہٰذا عام منکرین اس آیت کے مخاطب نہیں۔

گناہوں کی دنیاوی سزا، سلب توفیق

نماز، تلاوت، عبادات میں دل نہ لگنا گناہوں کی نحوست اور بد اثرات کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے، اس کو حدیث میں دلوں کا زنگ کہا گیا۔ ایسی کیفیت کو قرآن کی تلاوت اور فکر آخرت سے دور کیا جاسکتا ہے۔

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن جب گناہ کر بیٹھتا ہے تو اس کے دل میں سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے اگر وہ توبہ کر کے گناہ سے باز آجاتا ہے تو اس کا دل پہلے کی طرح صاف اور شفاف ہو جاتا ہے اگر وہ توبہ کی بجائے گناہ پر گناہ کرتا جاتا ہے تو وہ نقطہ سیاہ پھیل کر اس کے پورے دل پر چھا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ زنگ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ (المطففین:14) یعنی ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے جو ان کی مسلسل بد اعمالیوں کا منطقی نتیجہ ہے۔(ترمذی، نسائی)

دوسرا رکوع: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔۔۔ (البقرہ۔8)

منافقین کا ذکر

البقرہ کے دوسرے رکوع کی تیرہ آیات میں منافقین کا ذکر ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔

اور کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان دار نہیں ہیں۔(البقرہ۔8)

And there are some who say, "We believe in Allah and the Last Day," yet they are not ˹true˺ believers. (2:8)

The meaning of hypocrisy

Signs of hypocrisy

منافقین کی کئی خصلتیں مذکور ہیں: جھوٹ، دھوکہ، عدم شعور، قلبی بیماریاں، سفاہت، احکام الٰہی کا استہزاء، فتنہ وفساد، جہالت، ضلالت، تذبذب۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں منافقوں کی یہی حالت ہے کہ زبان پر کچھ، دل میں کچھ، عمل کچھ، عقیدہ کچھ، صبح کچھ اور شام کچھ کشتی کی طرح جو ہوا کے جھونکے سے کبھی ادھر ہو جاتی ہے کبھی ادھر۔

بقول شاعر:

سجدہ خالق کو بھی، ابلیس سے یارانہ بھی
حشر میں کس سے عقیدت کا صلہ مانگو گے؟

نفاق کی قسمیں

1۔ اعتقادی نفاق۔ عقیدے میں نفاق موجود ہو۔ ہمیں بہر حال صرف ظاہر پر فیصلہ کرنا ہے۔ حدیث: اذا رائیتم الرجل یعتاد الی المساجد فاشھدو لہ بالایمان۔ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ باقاعدگی سے مسجد میں آتا ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔

بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اعتقادی نفاق کا معاملہ صرف نبی اکرم ﷺ کے دور کے ساتھ خاص تھا۔ اب ہر شخص یا تو مسلمان ہے یا غیر مسلم۔ دلوں کا حال صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں لہٰذا کسی شخص کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے شخص پر نفاق کا لیبل لگائے۔

2۔ عملی نفاق۔ احادیث میں مخصوص اعمال کا ذکر ہے جو نفاق کی علامات ہیں۔

منافقین کے دلوں میں بیماری

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ

ان کے دلوں میں بیماری ہے، پس اللہ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

(البقرہ۔10)

Sickness in the hearts

There is sickness in their hearts, and Allah ˹only˺ lets their sickness increase. They will suffer a painful punishment for their lies. (2:10)

بیماری سے مراد منافقت کی بیماری ہے۔

نفاق ایک ذہنی کیفیت اور نفسیاتی بیماری کا نام ہے۔

خود فریبی کے شکار لوگ

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔(البقرہ۔11)

When they are told, "Do not spread corruption in the land," they reply: We are only peacemakers! (2:11)

گھاٹے کے تاجر، ایمان فروش لوگ

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۔

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی ہے، مگر یہ سودا ان کے لیے نفع بخش نہیں ہے اور یہ ہر گز صحیح راستے پر نہیں ہیں۔ (البقرہ۔16)

They are the ones who trade guidance for misguidance. But this trade is profitless, and they are not ˹rightly˺ guided.

تجارت سے مراد ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا ہے۔ جو سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ منافقین نے نفاق کا جامہ پہن کر ہی گھاٹے والی تجارت کی۔ اپنے ضمیر کا سودا کیا، اپنی آخرت کو بھی برباد کیا۔

تیسرا رکوع: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ --- (البقرہ۔21)

ہدایت اور ضلالت کے اعتبار سے انسانوں کے تین گروہوں کے تذکرے کے بعد پوری انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ کی ربوبیت کے دلائل، قرآن کے چیلنج کا ذکر ہے۔ اور پھر بتایا گیا کہ روئے زمین پر موجود ساری چیزیں اور نعمتیں انسان کیلئے پیدا کی گئیں۔

ساری انسانیت کو دعوت توحید

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور انہیں جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔ (البقرہ۔21)

O humanity! Worship your Lord, Who created you and those before you, so that you may become mindful ˹of Him˺. (2:21)

بندگی رب کا مفہوم

اثبات وجود اللہ العٰلمین

Signs of Allah’s existence

The Universe is purpose built

یہ آیت (البقرہ۔21) اللہ تعالیٰ کے وجود پر بہت بڑی دلیل ہے زمین اور آسمان کی مختلف شکل وصورت مختلف رنگ مختلف مزاج اور مختلف نفع کی موجودات ان میں سے ہر ایک کا نفع بخش ہونا اور خاص حکمت کا حامل ہونا ان کے خالق کے وجود کا اور اس کی عظیم الشان قدرت، حکمت، زبردست سطوت اور سلطنت کا ثبوت ہے۔

کائنات کا نظام اللہ کے وجود پر دلیل ہے

؎ کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے
وہی خدا ہے

سورج ایک مقرر راستہ پر پچھلے پانچ ارب سال سے چھ سو میل فی سیکنڈ کی رفتار سے مسلسل چلا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا خاندان 9 سیارے، 200 سے زیادہ چاند اور بے شمار اجرام فلکی کا قافلہ اسی رفتار سے جا رہا ہے۔ کبھی نہیں ہوا کہ تھک کر کوئی پیچھے رہ جائے یا غلطی سے کوئی ادھر ادھر ہو جائے۔ سب اپنی اپنی راہ پر اپنے اپنے پروگرام کے مطابق نہایت تابعداری سے چلے جا رہے ہیں۔

اب بھی اگر کوئی کہے کہ نظام کائنات تو ہے لیکن چلانے والا کوئی نہیں، ڈیزائن تو ہے لیکن ڈیزائنر نہیں، کنٹرول تو ہے لیکن کنٹرولر نہیں۔ سسٹم تو ہے مگر سسٹم چلانے والا کوئی نہیں؟

چاند تین لاکھ ستر ہزار میل دور ہونے کے باوجود زمین پر سمندروں کے اربوں، کھربوں ٹن پانیوں کو ہر روز دو دفعہ مدوجزر سے ہلاتا رہتا ہے تا کہ ان میں بسنے والی مخلوق کیلئے ہوا سے مناسب مقدار میں آکسیجن کا انتظام ہوتا رہے، پانی صاف ہوتا رہے، اس میں تعفن پیدا نہ ہو۔ ساحلی علاقوں کی صفائی ہوتی رہے اور غلاظتیں بہہ کر گہرے پانیوں میں چلی جائیں۔ یہی نہیں بلکہ سمندروں کا پانی ایک خاص تناسب سے کھارا ہے تا کہ اس میں اس

میں چھوٹے بڑے آبی جانور آسانی سے تیر سکیں اور مرنے کے بعد بدبو اور تعفن پیدا نہ ہو۔ سطح زمین کے نیچے بھی میٹھے پانی کے سمندر ہیں جو کھارے پانی کے کھلے سمندروں سے ملے ہوئے ہیں۔ سب کے درمیان ایک تہہ یا پردہ ہے تاکہ میٹھا پانی میٹھا رہے اور کھارا پانی کھارا۔

اس حیران کن انتظام کے پیچھے کون سی عقل ہے؟ اس توازن کو کون برقرار رکھے ہوئے ہے؟ کیا یہ پانی کی اپنی سوچ تھی یا چاند کا فیصلہ؟

آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے قرآن نے فرمادیا تھا: الشمس والقمر بحسبان۔ کہ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ (سورۃ رحمٰن۔5)

کیا زمین اس قدر عقلمند ہے کہ اس نے بھی خود بخود لیل ونہار کا نظام قائم کر لیا، خود بخود ہی اپنے محور پر تقریباً 23 ڈگری جھک گئی تاکہ سارا سال موسم بدلتے رہیں کبھی بہار، کبھی گرمی، کبھی سردی اور کبھی خزاں تاکہ اس پر بسنے والوں کو ہر طرح کی سبزیاں، پھل اور خوراک سارا سال ملتی رہیں؟

کیا زمین نے اپنے اندر شمالاً، جنوباً ایک طاقتور مقناطیسی نظام بھی خود بخود ہی قائم کر لیا تاکہ اس کے اثر کی وجہ سے بادلوں میں بجلیاں کڑکیں جو ہوا کی نائٹروجن کو نائٹرس آکسائڈ میں بدل کر بارش کے ذریعے زمین پر پودوں کیلئے قدرتی کھاد مہیا کریں، سمندروں پر چلنے والے بحری جہاز، آبدوزیں، ہوا میں اڑنے والے ہوائی جہاز اس مقناطیس کی مدد سے صحیح سمت کی طرف راستہ حاصل کریں۔ کیا اس کے پیچھے کوئی قوت کارفرما نہیں یا پھر یہ بھی زمین کی اپنی سوچ ہے؟

کیا زمین نے خود بخود سورج، ہوا اور سمندروں سے مل کر سمجھوتا کر لیا کہ سورج کی گرمی سے آبی بخارات اٹھیں گے، ہوائیں اربوں ٹن پانی کو اپنے دوش پر اٹھا کر پہاڑوں اور میدانوں تک لائیں گی، ستاروں سے آنے والے ریڈیائی ذرے بادلوں میں موجود پانی کو اکٹھا کر کے قطروں کی شکل دیں گے اور پھر یہ نمکین پانی میٹھا بن کر خشک میدانوں کو سیراب کرنے کیلئے برسے گا، جب سردیوں میں پانی کی کم ضرورت ہو گی تو پہاڑوں پر برف کے ذخیرے کی صورت میں جمع ہو تا جائے گا، گرمیوں میں جب زیادہ پانی کی ضرورت ہو گی تو یہ پگھل کر ندی نالوں اور دریاؤں کی صورت میں اہل زمین کو سیراب کرے گا۔ کیا یہ شاندار نظام خود بخود بن گیا؟ کیا اس نظام کو کوئی بنانے والا نہیں؟ کوئی چلانے والا نہیں؟

حیوانات ہوں یا نباتات، ان کے بیج اور ڈی، این، اے کے اندر ان کا پورا نقشہ، ڈرائینگ موجود ہے، یہ کس کی نقشہ بندی ہے؟

یہ تو صرف چند مثالیں ہیں ورنہ پوری کائنات اللہ تعالٰی کی نشانیوں سے بھری پڑی ہے۔ (سنریھم آیٰتنا فی الآفاق وفی انفسھم۔۔۔)

ایک صحرانشین نے اللہ کو کیسے پہچانا؟

کسی اعرابی (بدوی) سے پوچھا گیا کہ اللہ تبارک وتعالٰی کی موجودگی کی کیا دلیل ہے؟ تو اس نے کہا:

ان البعر لیدل علی البعیر۔ وان اثر الا قدام لیدل علی المسیر۔ فسماء ذات ابراج وارض ذات فجاج۔ وبحار ذات امواج الا یدل ذالک علی وجود اللطیف الخبیر۔

یعنی مینگنی سے اونٹ معلوم ہو جاتا ہے اور پاؤں کے نشان زمین پر دیکھ کر معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی گذر کر گیا ہے تو کیا یہ برجوں والا آسمان، یہ راستوں والی زمین، یہ موجیں مارنے والے سمندر اللہ تعالیٰ باریک بین اور باخبر کے وجود پر دلیل نہیں ہو سکتے؟

حضرت امام مالک (رح) سے ہارون رشید نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر کیا دلیل ہے آپ نے فرمایا زبانوں کا مختلف ہونا، آوازوں کا جداگانہ ہونا، نغموں کا الگ ہونا، ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے۔

امام ابو حنیفہ (رح) سے بھی یہی سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ایک بہت بڑی کشتی ہے اس کا نہ کوئی نگہبان ہے نہ چلانے والا ہے اور بڑی بڑی موجوں کو خود بخود چیرتی پھاڑتی گزر جاتی ہے ٹھہرنے کی جگہ پر ٹھہر جاتی ہے چلنے کی جگہ چلتی رہتی ہے نہ اس کا کوئی ملاح ہے نہ منتظم۔ سوال کرنے والے دہریوں نے کہا آپ کس سوچ میں پڑ گئے کوئی عقلمند ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہے کہ اتنی بڑی کشتی اتنے بڑے نظام کے ساتھ تلاطم والے سمندر میں آئے جائے اور کوئی اس کا چلانے والا نہ ہو آپ نے فرمایا افسوس تمہاری عقلوں پر، ایک کشتی تو بغیر چلانے والے کے نہ چل سکے لیکن یہ ساری دنیا آسمان و زمین کی سب چیزیں ٹھیک اپنے کام پر لگی رہیں اور ان کا مالک حاکم خالق کوئی نہ ہو؟

حضرت امام شافعی (رح) سے بھی یہی سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ توت کے پتے ایک ہی ہیں ایک ہی ذائقہ کے ہیں کیڑے اور شہد کی مکھی اور گائیں بکریاں ہرن وغیرہ سب اس کو چباتے کھاتے اور چرتے چگتے ہیں اسی کو کھا کر ریشم کا کیڑا ریشم تیار کرتا ہے مکھی شہد بناتی ہے، ہرن میں مشک پیدا ہوتا ہے اور گائیں بکریاں مینگنیاں دیتی ہیں۔ کیا یہ اس امر کی صاف دلیل نہیں کہ ایک پتے میں یہ مختلف خواص پیدا کرنے والا کوئی ہے؟ اور اسی کو ہم اللہ تبارک و تعالیٰ مانتے ہیں وہی موجد اور صانع ہے۔

ابن معتز شاعر کا قول ہے:

ؔ فیا عجبا کیف یعصی الالہ،

ام کیف یجحدہ الجاحد

وفی کل شی لہ آیتہ،

تدل علی انہ واحد

یعنی تعجب ہے کس طرح اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے اور کس طرح اس کا انکار کیا جاتا ہے حالانکہ ہر چیز میں نشانی ہے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہے۔

سب سے بڑا گناہ: شرک

حدیث: أَنْ تَجْعَلَ للہِ نِدًّا وَھُوَ خَلَقَكَ۔ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا۔ بخاری، مسلم

أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللہِ عَلَى عِبَادِهِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا۔ اللہ کا حق یہ ہے کہ بندے اسی کی عبادت کریں اور کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

توحید کی اقسام

توحید کی تین قسمیں:

توحید ربوبیت،

توحید الوہیت،

توحید صفات

۱۔ توحید ربوبیت کا مطلب ہے کہ اس کائنات کا خالق، مالک، رازق، اور مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس توحید کو ملاحدہ وزنادقہ کے علاوہ تمام لوگ مانتے ہیں حتیٰ کہ مشرکین بھی اس کے قائل رہے ہیں۔ (قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔۔۔فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۔۔۔(یونس)

۲۔ توحید الوہیت کا مطلب ہے کہ عبادت کی تمام اقسام کی مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ۔۔۔

۳۔ توحید صفات کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن وحدیث میں بیان ہوئی ہیں ان کو تسلیم کریں اور وہ صفات اس انداز میں کسی اور کے اندر نہ مانیں، مثلاً جس طرح اس کی صفت علم غیب ہے یا ہر ایک کی فریاد سننے پر وہ قادر ہے۔ ان تمام صفات الٰہیہ میں سے کوئی صفت بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے اندر تسلیم نہ کی جائیں۔

ؔ وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے بندے کو نجات

زمین و آسمان اللہ کی نشانیاں

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت (کی طرح) بنایا اور آسمان کی طرف سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے تمہارے کھانے کے لئے (انواع واقسام کے) پھل پیدا کئے، پس تم اللہ کے لئے شریک نہ ٹھہراؤ حالانکہ تم (حقیقتِ حال) جانتے ہو۔ (البقرہ۔22)

Earth: a place of settlement

⸢He is the One⸣ Who has made the earth a place of settlement for you and the sky a canopy; and sends down rain from the sky, causing fruits to grow as a provision for you. So do not knowingly set up equals to Allah ⸢in worship⸣. (2:22)

زمین گول ہونے کے باوجود (ہمارے رہنے سہنے کیلئے) ہموار اور برابر ہے۔

زمین مسلسل گردش میں ہونے کے باوجود ہمارے لئے ساکن بنادی گئی تاکہ ہم اس میں رہ سکیں۔ یہ اللہ کی قدرت اور نشانیوں میں سے ہے۔

اعجاز قرآن

قرآن کا چیلنج

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

ہم نے اپنے بندے پر جو کچھ اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنالاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔ (البقرہ۔23)

The miracle of the Qur’an

And if you are in doubt about what We have revealed to Our servant, then produce a sûrah like it and call your helpers other than Allah, if what you say is true.

نبی اکرم ﷺ کا اصل معجزہ قرآن مجید

Qur’an is the greatest miracle given to Prophet Muhammad (PBUH).

حدیث: مَا مِنْ نَبِيَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الآيَاتِ مَا آمَنَ عَلَى مِثْلِهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُه وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَة۔

حضرت ابوہریرہ(رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کو ایسے معجزے دیئے گئے کہ جنہیں دیکھ کر لوگ اس پر ایمان لائے اور میرا معجزہ اللہ کی وحی یعنی قرآن پاک ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ میرے تابعدار بہ نسبت اور نبیوں کے بہت زیادہ ہوں گے۔(بخاری، مسلم)

باقی انبیاءؑ دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے معجزے بھی ختم ہو گئے۔ سلیمانؑ کا تخت ختم ہو گیا، نوحؑ کی کشتی، موسیٰؑ کی لاٹھی، عیسیٰؑ کے معجزات ختم ہو گئے مگر حضورؐ دنیا سے چلے گئے مگر آپؐ کا معجزہ (قرآن) باقی ہے کیوں؟ کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت ابھی باقی ہے۔

ایمان اور نیک اعمال

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے (نعمت کے) باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں وہاں کا کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے ملا تھا اور انہیں ہم شکل پھل دیئے جائیں گے اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ وہیں ہمیشہ رہیں گے۔(البقرہ۔25)

Faith supported by Good Deeds

Give good news ˹O Prophet˺ to those who believe and do good that they will have Gardens under which rivers flow. Whenever provided with fruit, they will say, “This is what we were given before,” for they will be served fruit that looks similar ˹but tastes different˺. They will have pure spouses, and they will be there forever. (2:25)

Residents of Paradise will be in a perfect condition. There will be neither physical impurities such as illness, defecation etc. nor spiritual blemishes such as jealousy, envy, or hatred.

خسارے والے لوگ: اللہ کے عہد کو توڑنے والے

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

وہ لوگ اللہ تعالٰی کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالٰی نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے، انہیں کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔(البقرہ۔27)

Real Losers in the Hereafter

Those who violate Allah's covenant after it has been affirmed, break whatever ˹ties˺ Allah has ordered to be maintained, and spread corruption in the land. It is they who are the ˹true˺ losers. (2:27)

عہد الٰہی سے کیا مراد ہے؟

What is Allah's covenant?

Allah's covenant means fulfilling Allah's rights.

بعض نے عہد الٰہی سے مراد حقوق اللہ کی ادائیگی مراد لیا ہے۔

اس سے مراد وہ تمام عہد وپیمان ہیں جو اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں سے لئے ہیں، جن میں سب سے پہلا وہ عہد ربوبیت ہے جو ازل میں تمام ارواح کو حاضر کرکے لیا گیا تھا، اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ جس کے جواب میں سب نے یک زبان ہو کر کہا تھا: بَلٰی کیوں نہیں، آپ ضرور ہمارے رب ہیں۔ بندوں کی جانب سے اس اقرار میں تمام احکام الٰہی کی اطاعت، تمام فرائض کی ادائیگی اور تمام ناجائز چیزوں سے اجتناب شامل ہے۔

بعض نے اس کے اندر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو بھی شامل کیا ہے کیونکہ وہ بھی دراصل اللہ کی اطاعت ہے۔(من یطع الرّسول فقد اطاع اللہ)

حدیث: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے اس بات پر عہد اور بیعت لی کہ وہ اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، پنج وقتہ نماز کی پابندی کریں گے، اپنے امراء کی جائز امور میں اطاعت کریں گے اور کسی انسان سے کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے (سنن ابوداؤد)

روایت میں آتا ہے کہ جو لوگ اس بیعت میں شریک تھے، ان کی پابندی عہد کا یہ حال تھا کہ اگر گھوڑے پر سواری کے دوران ان کے ہاتھ سے کوڑا گر جاتا تو وہ کسی انسان کو کہنے کے بجائے خود سواری سے اتر کر اٹھاتے تھے۔

عدم سے وجود میں لانے والی ہستی

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندگی بخشی، پھر تمہیں موت سے ہمکنار کرے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(البقرہ۔28)

How can you deny Allah? You were lifeless and He gave you life, then He will cause you to die and again bring you to life, and then to Him you will ˹all˺ be returned. (2:28)

اس آیت میں فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار کیسے کر سکتے ہو؟ یا اس کے ساتھ دوسرے کو عبادت میں شریک کیسے کر سکتے ہو؟ جبکہ تمہیں عدم سے وجود میں لانے والا ایک وہی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: کیا یہ بغیر کسی چیز کے پیدا کئے گئے؟ یا یہ خود اپنے آپ کو پیدا کرنے والے ہیں؟ انہوں نے زمین و آسمان بھی پیدا کیا ہے؟ ہر گز نہیں بلکہ یہ بے یقین لوگ ہیں۔ اور جگہ ارشاد ہوتا ہے آیت: ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیأمذکورا۔ یقیناً انسان پر وہ زمانہ بھی آیا ہے جس وقت یہ قابل ذکر چیز ہی نہ تھا۔

سارا جہاں تیرے لیے، تو خدا کیلئے

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَـكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًاثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰٮهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕوَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ

اللہ وہ ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لیے پیدا کیا، پھر وہ (کائنات کے) بالائی حصوں کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے انہیں درست کر کے ان کے سات آسمانی طبقات بنا دیئے، اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔(البقرہ۔29)

Everything is created for you

He is the One Who created everything in the earth for you. Then He turned towards the heaven, forming it into seven heavens. And He has ˹perfect˺ knowledge of all things. (2:29)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی ہر چیز اصلاً جائز اور حلال ہے سوائے ان چیزوں کے جن کو حرام اور ممنوع قرار دے دیا گیا۔

وفیہ دلیل علیٰ ان الاصل فی الاشیاء المخلوقہ الاباحہ حتّٰی یقوم الدلیل۔۔۔زمین کی اشیاء مخلوقہ کے لئے اصل یہ کہ وہ حلال ہیں۔الّا یہ کہ کسی چیز کی حرمت دلیل سے ثابت ہو۔(فتح القدیر)

دوسرا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز نفع بخش ہے، کوئی چیز بے کار اور فضول نہیں۔وہ چیزیں جو بظاہر موذی اور حرام ہیں وہ بھی بالواسطہ انسانوں کو فائدہ دے رہی ہیں۔

؎ نہیں ہے کوئی چیز نکمّی زمانے میں
کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں

چوتھا رکوع: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً۔۔۔ (البقرہ۔30)

اس رکوع میں منصب انسانیت، انسان کی تخلیق کا مقصد، شیطانی رویّے (سرکشی، تکبر، حسد) اور بندگانہ رویّے (توبہ، رجوع الی اللہ، ہدایت کی پیروی) کو بیان کیا گیا۔

انسان کے اعزازات

اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان آدمؑ کو فضیلت اور عظمت بخشنے کیلئے اس پر کئی احسانات کیے:

1۔انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا گیا۔

2۔ اس کو زمین پر اللہ کا نائب بنایا گیا۔

3۔فرشتوں سے اس کو سجدہ کروایا گیا۔

4۔ انسانیت کا آغاز علم کی روشنی سے ہوا۔پہلے انسان کو کو تمام اشیاء کا علم سکھایا گیا۔

5۔جنّت کو انسان کا پہلا مسکن بنایا گیا۔

6۔ غلطی کے بعد توبہ کا موقع عطا کیا گیا۔انسان کی توبہ کو قبول کیا گیا۔

7۔ دنیا کا پہلا انسان پہلا نبی بھی تھا۔

7۔انسان کا اصل مقام جنت ہے۔زمین پر آسمانی ہدایت کی پیروی کی صورت میں انسان کو دوبارہ جنت کا حقدار بنایا گیا۔

تخلیق انسانی کی ابتدا

The creation of Mankind

The story of the appointment of Adam as Allah's Vicegerent on Earth, of his life in Paradise, of his falling a prey to the temptations of Satan, of his repentance and its acceptance, has been related to show to mankind (Adam's offspring), that the only right thing for them is to accept and follow the Guidance. This story also shows that the Guidance of Islam is the same that was given to Adam and that it is the original religion of mankind.

تخلیق آدم

قصّہ آدم و ابلیس۔کائنات میں بنی نوع انسان کا مقام، خلیفہ فی الارض۔انسان، اللہ کا نائب

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۗقَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَـكَ ۗ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

اور (وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، انہوں نے عرض کیا: کیا تُو زمین میں کسی ایسے شخص کو (نائب) بنائے گا جو فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں فرمایا میں جو کچھ جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔(البقرہ۔30)

Human Authority on Earth

˹Remember˺ when your Lord said to the angels, “I am going to place a successive ˹human˺ authority on earth.” They asked ˹Allah˺, “Will You place in it someone who will spread corruption there and shed blood while we glorify Your praises and proclaim Your holiness?” Allah responded: I know what you do not know. (2:30)

Allah knew that there would be many righteous people who would do good, make peace, and stand up for justice. Since humans have free choice in this world, whoever chooses to believe and do good is better in the sight of Allah than all others.

خلافت آدم کا مفہوم

آدم (علیہ السلام) کی دوسری مخلوقات پر وجہ فضیلت: علم

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔۔(البقرہ۔31)

ہمارا علم محدود

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

فرشتوں نے عرض کیا: تیری ذات (ہر نقص سے) پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر اسی قدر جو تو نے ہمیں سکھایا ہے، بیشک تو ہی (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہے۔ (البقرہ۔32)

The real source of knowledge: Allah

They replied, “Glory be to You! We have no knowledge except what You have taught us. You are truly the All-Knowing, All-Wise.” (2:32)

ہر عالم کے اوپر ایک بڑا عالم (اللہ) موجود ہے۔ وفوق کل ذی علمٍ علیم۔

تعارف ابلیس

ابلیس کا گناہ۔ تکبر

سجدے سے انکار

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۖ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

پھر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے آگے جھک جاؤ، تو سب جھک گئے، مگر ابلیس نے انکار کیا وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔ (البقرہ۔34)

The arrogance of Iblees (Devil)

And ˹remember˺ when We said to the angels, "Prostrate before Adam," so they all did—but not Iblis, who refused and acted arrogantly, becoming unfaithful. (2:34)

Prostration in this verse does not mean worship, but an act of respect.

Iblis was the name of Satan before his fall from grace. Iblis was not an angel, but one of the jinn. Jinn are another creation of Allah, like humans in that they—unlike angels—have free will to be good or bad.

The command to prostrate was a test of obedience. Satan arrogantly refused to comply because he believed he was superior to Adam.

حضرت قتادہ فرماتے ہیں سب سے پہلا گناہ یہی تکبر ہے جو ابلیس سے سرزد ہوا۔

حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ۔

صحیح حدیث میں ہے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔

Hadith: Anyone has an atom's weight of arrogance in his heart will not enter Paradise.

آدمؑ اور حواؑ جنت میں

Adam and Eve in Paradise (2:35)

جنّت میں امتحان

البقرہ۔35

سفر ارضی کا آغاز

زمین پر آمد

دنیا میں عارضی قیام:

وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ

اور تمہیں ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے۔ البقرہ۔36

Our Stay in the World is temporary

You will find in the earth a residence and provision for your appointed stay. (2:36)

Both Adam and Eve were deceived by Iblis.

Both made repentance and were later forgiven. There is no concept of original sin in Islam.

آدمؑ و حواؑ کی توبہ

فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اس وقت آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی، جس کو اس کے رب نے قبول کر لیا، کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (البقرہ۔37)

Repentance of Adam and Eve

Then Adam was inspired with words ⌜of prayer⌝ by his Lord, so He accepted his repentance. Surely He is the Accepter of Repentance, Most Merciful. (2:37)

توبہ و استغفار: سنت انبیاءؑ

غلطی اور لغزش کے بعد توبہ شیوہ انبیاءؑ ہے۔ لیکن غلطی کے بعد غلطی پر ڈٹ جانا اور اپنے گناہ کی تاویلیں کرنا ابلیس کا طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ توبہ کے کلمات کا متن

Dua of Repentance

The prayer that Adam and Eve were inspired to say is mentioned in 7:23:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

Our Lord! We have wronged ourselves. If You do not forgive us and have mercy on us, we will certainly be losers.”

اہلِ زمین کو ہدایت الٰہی کی پیروی کا حکم (البقرہ۔38)

Follow Divine guidance

پانچواں رکوع: يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ۔۔۔ (البقرہ۔40)

اس رکوع میں سچ اور جھوٹ یعنی حق اور باطل کی آمیزش کی ممانعت، حق کو چھپانا، باجماعت نماز کی اہمیت، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ خود بھی اس بھی اس پر عمل پیرا ہو، صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد حاصل کرو۔ نماز میں خشوع اور خشیت الٰہی پیدا کرو۔

جھوٹ اور سچ کو نہ ملاؤ

وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

اور سچ میں جھوٹ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔ (البقرہ۔42)

Do not mix truth with falsehood

Do not mix truth with falsehood or hide the truth knowingly. (2:42)

سورۃ آل عمران کے اندر اللہ تعالیٰ نے علماء سے اس کا عہد لیا ہے کہ ہمیشہ حق بات لوگوں کو بتلائیں گے اور حق اور سچ کو نہیں چھپائیں گے: لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ۔ اور جب اللہ نے ان لوگوں سے پختہ وعدہ لیا جنہیں کتاب عطا کی گئی تھی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے صاف صاف بیان کروگے اور (جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے) اسے نہیں چھپاؤ گے۔ (آل عمران۔187)

حق بات کو چھپانا یا اس میں خلط ملط اور تلبیس کرنا حرام ہے۔

آیت: وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ۔۔۔ سے ثابت ہوا کہ حق بات کو غلط باتوں کے ساتھ گڈمڈ کرکے اس طرح پیش کرنا جس سے مخاطب مغالطہ میں پڑجائے جائز نہیں۔

باجماعت نماز کی اہمیّت

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (باجماعت نماز ادا کرو)۔(البقرہ۔43)

Charity and congregational prayer

Establish prayer, pay Zakat and bow down with those who bow down. (2:43)

What is Charity (Zakat)?

The compulsory charity (zakâh) is the payment of 2.5% of someone's savings only if the amount is equivalent to or greater than eighty-five grams of gold if that amount remains untouched for a whole Islamic year—around 355 days.

رکوع والی نماز: امّت مسلمہ کی خاص عبادت

وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ: رکوع کے لغوی معنی جھکنے کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں اس خاص جھکنے کو رکوع کہتے ہیں جو نماز میں کیا جاتا ہے۔

آیت کے معنٰی یہ ہیں کہ رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔ یہاں ایک بات یہ قابل غور ہے کہ نماز کے تمام ارکان میں سے اس جگہ رکوع کی تخصیص کیوں کی گئی؟ حالانکہ نماز میں سجدہ بھی ہے، قیام بھی ہے، تشہد بھی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ باقی مذاہب (مثلاً اہل کتاب) کی نماز میں سجدہ وغیرہ تو تھا مگر رکوع نہیں تھا۔ رکوع صرف اسلامی نماز کی خصوصیات میں سے ہے۔ اس لئے راکعین کے لفظ سے امت مسلمہ کے نمازی مراد ہوں گے جن کی نماز میں رکوع بھی ہے۔

باجماعت نماز کے احکام

حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من سمع النداء فلم یجب فلا صلوٰۃ لہ الا من عذر (صحہ القرطبی) یعنی جو شخص اذان کی آواز سنتا ہے اور جماعت مسجد میں نہیں آتا تو اس کی نماز نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس کو کوئی عذر شرعی ہو۔

اگر کوئی شخص مسجد کے قریب رہنے کے باوجود یا مسجد میں آنے کی استطاعت کے باوجود تنہا نماز پڑھ لے اور جماعت میں شریک نہ ہو تو اس کی نماز تو ہو جائے گی مگر ایک تو وہ باجماعت نماز کے ثواب سے محروم رہے گا اور دوسرا سنّت کی خلاف ورزی ہو گی اور اگر ترک جماعت کی عادت بنالے تو سخت گنہگار ہے۔

باجماعت نماز کی اہمیت: عبداللہ بن مسعودؓ کی نظر میں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کل (محشر میں) اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو اس کو چاہئے کی ان (پانچ) نمازوں کے ادا کرنے کی پابندی اس جگہ کرے جہاں اذان دی جاتی ہے (یعنی مسجد) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم ﷺ کے لئے کچھ ہدایت کے طریقے بتلائے ہیں اور ان پانچ نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا انہی سنن ھدیٰ میں سے ہے اور اگر تم نے یہ نمازیں اپنے گھر میں پڑھ لیں جیسے یہ جماعت سے الگ رہنے والا اپنے گھر میں پڑھ لیتا ہے (کسی خاص شخص کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) تو تم اپنے نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑ بیٹھوگے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے (اور جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے) پھر کسی مسجد کا رخ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر نیکی اس کے نامہ اعمال میں درج فرماتے ہیں اور اس کا ایک درجہ بڑھادیتے ہیں اور ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں اور ہم نے اپنے مجمع کو ایسا پایا ہے کہ منافق بین النفاق کے سوا کوئی آدمی جماعت سے الگ نماز نہ پڑھتا تھا یہاں تک کہ بعض حضرات کو عذر اور بیماری میں بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں لایا جاتا اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

مولانا رومیؒ کی حکایت: چراغ ابلیس

نیکی پر خود بھی عمل پیرا ہو

اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

کیا تم دوسرے لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم (اللہ کی) کتاب (بھی) پڑھتے ہو، تو کیا تم نہیں سوچتے؟ (البقرہ۔44)

Practice what you preach

Do you preach righteousness and fail to practice it yourselves, although you read the Scripture? Do you not understand? (2:44)

چراغ تلے اندھیرا

دوسروں کو نصیحت، خود میاں فضیحت

طبرانی کی معجم کبیر میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عالم لوگوں کو بھلائی سکھائے اور خود عمل نہ کرے اس کی مثال چراغ جیسی ہے کہ لوگ اسی کی روشنی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن وہ خود جل رہا ہے۔

مسند احمد کی حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ معراج والی رات میں نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو کہا گیا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب، عالم اور مبلغ ہیں جو لوگوں کو بھلائی سکھاتے تھے مگر خود عمل نہیں کرتے تھے۔

لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ آدمی اس وجہ سے فریضہ دعوت و تبلیغ چھوڑ دے کہ میں کامل انسان نہیں۔ حدیث کے اندر آتا ہے کل بنی آدم خطاؤن، وخیر الخطائین التوابون۔ ہر انسان خطاکار ہے اور بہترین خطاکار وہ ہے جو توبہ کرتا ہے۔

کوئی اچھا عمل الگ نیکی ہے اور اس اچھے عمل کی تبلیغ دوسری مستقل نیکی ہے اور ظاہر ہے کہ ایک نیکی کو چھوڑنے سے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ دوسری نیکی بھی چھوڑدی جائے، اسی طرح کسی ناجائز فعل کا ارتکاب الگ گناہ ہے اور اپنے زیر اثر لوگوں کو اس ناجائز فعل سے نہ روکنا دوسرا گناہ ہے اور ایک گناہ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرا گناہ بھی ضرور کیا جائے۔ (روح المعانی)

چنانچہ امام مالک نے حضرت سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر ہر شخص یہ سوچ کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دے کہ میں خود گنہگار ہوں جب گناہوں سے خود پاک ہو جاؤں گا تو لوگوں کو تبلیغ کروں گا تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ تبلیغ کرنے والا کوئی بھی باقی نہ رہے گا کیونکہ ایسا کون ہے جو گناہوں سے بالکل پاک ہو؟ حضرت حسن کا ارشاد ہے کہ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ لوگ اسی غلط خیال میں پڑ کر تبلیغ کا فریضہ چھوڑ بیٹھیں۔ (قرطبی)

ایک حدیث کے اندر ہدایت کو قبول کرنے کی مثال زمین سے دی گئی جو تین طرح کی ہے۔ زرخیز زمین، پتھریلی زمین، اور بنجر زمین۔ پتھریلی زمین خود تو بارش کے پانی سے فائدہ نہیں اٹھاتی مگر پانی کو روک لیتی ہے جس سے اللہ کی مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے۔ یہی مثال اس آدمی کی ہے جو ہدایت سے خود تو فائدہ نہیں اٹھاتا مگر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

بعض دفعہ دوسروں کو دعوت دینے کی برکت سے بھی خود انسان کی اپنی اصلاح ہو جاتی ہے اور انسان خود بھی عمل شروع کر دیتا ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں جب اپنے اندر کوئی خامی یا کمزوری دیکھتا ہوں تو اس کی زور و شور سے تبلیغ شروع کر دیتا ہوں جس سے میری اس خامی کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

علماء کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کے قول و فعل میں تعارض نہیں ہوتا۔ حاتم اصمؒ کہتے ہیں کہ قیامت والے دن اس عالم سے زیادہ حسرت والا کوئی نہیں ہو گا جس کی وجہ سے دوسروں نے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا وہ تو کامیاب ہو گئے اور وہ خود عمل نہ کرنے کی وجہ سے ناکام رہا۔

خلاصہ یہ ہے کہ آیت: اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بے عمل آدمی کیلئے وعظ و نصیحت کرنا جائز نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ خطیب اور مربّی کو بے عمل نہیں ہونا چاہئے۔

بہر حال یہ ایک اہم آیت ہے جس کو دوران دعوت و تبلیغ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہوئے اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔

صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرو

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ

صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے سوائے ان لوگوں کے لئے جو خشوع و خضوع والے ہیں۔ البقرہ۔45

Seek help through patience and prayer

And seek help through patience and prayer. Indeed, it is a burden except for the humble. (2:45)

صبر اور نماز: بندہ مومن کے دو ہتھیار

اس آیت میں حکم فرمایا جارہا ہے کہ تم دنیا اور آخرت کے کاموں میں نماز اور صبر کے ساتھ مدد طلب کیا کرو۔

صلوٰۃ کے لفظی معنٰی دعا کے ہیں اصطلاح شرع میں وہ خاص عبادت ہے جس کو نماز کہا جاتا ہے۔

صبر کے مفہوم میں کئی چیزیں شامل ہیں۔ روزہ رکھنا بھی صبر کرنا ہے اسی لئے رمضان کو صبر کا مہینہ (وھو شھر الصبر) کہا گیا ہے۔

صبر سے مراد (صبر عن المعصیہ) گناہوں سے رک جانا بھی ہے۔ اس آیت میں اگر صبر سے یہ مراد لی جائے تو برائیوں سے رکنا اور نیکیاں کرنا دونوں کا ذکر آگیا، نیکیوں میں سب سے اعلیٰ چیز نماز ہے۔ حضرت عمر بن خطاب (رض) فرماتے ہیں صبر کی دو قسمیں ہیں مصیبت کے وقت صبر اور گناہوں کے ارتکاب سے صبر۔

صبر اور نماز ہر بندہ مومن کیلئے دو بڑے ہتھیار ہیں۔ نماز کے ذریعے سے ایک مومن کا رابطہ و تعلق اللہ تعالٰی سے استوار ہوتا ہے۔ جس سے اسے اللہ تعالٰی کی تائید اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ صبر کے ذریعے سے کردار کی پختگی اور دین میں استقامت حاصل ہوتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے نبی اکرم ﷺ کو جب بھی کوئی اہم معاملہ پیش آتا آپؐ فوراً نماز کا اہتمام فرماتے۔ (فتح القدیر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی کی رات میں نے دیکھا کہ ہم سب سو گئے تھے مگر اللہ کے رسول ﷺ ساری رات نماز اور دعا میں مشغول رہے۔

اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْن۔۔۔ نماز بھاری اور مشکل ہے سوائے خشوع اختیار کرنے والوں کے

خشوع سے کیا مراد ہے؟

What is being humble means?

خشوع ایک قلبی کیفیت کا نام ہے۔ خشوع سے مراد خوف خدا، قلبی سکون وانکساری اور تواضع ہے بشر طیکہ مصنوعی نہ ہو۔

تقویٰ کی اداکاری کرنے کا نام خشوع نہیں۔ اگر دل میں خوف خدا اور تواضع نہ ہو تو خواہ وہ ظاہر میں کتنا ہی باادب اور متواضع نظر آئے وہ خشوع نہیں۔ بلکہ آثار خشوع کا قصداً اظہار کرنا بھی پسندیدہ نہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ سر جھکائے بیٹھا ہے فرمایا: سر اٹھا خشوع دل میں ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی کا ارشاد ہے کہ موٹا پہننے موٹا کھانے اور سر جھکانے کا نام خشوع نہیں۔ بلکہ سب کو ایک نظر سے دیکھنا یعنی سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا اور فرائض کو پورا کرنے کا نام خشوع ہے۔

خلاصہ یہ کہ اپنے قصد واختیار سے خاشعین کی سی صورت بنانا شیطان اور نفس کا دھوکہ ہے اور مذموم ہے ہاں اگر بے اختیار یہ کیفیت ظاہر ہو جائے تو معذور ہے (قرطبی)

حدیث کے اندر آپؐ نے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: التقوٰی ھٰھنا ۔۔ تقویٰ یہاں ہے۔

قرآن میں خشوع کی کیفیت کو تقویٰ کا لباس بھی کہا گیا۔ (ولباس التقوٰی ذٰلک خیر)

صرف جبہ ودستار پہننے سے خشوع حاصل نہیں ہوتا بلکہ ظاہر وباطن میں خوف خدا سے خشوع ملتا ہے۔

بقول شاعر:

؎ لباس زہد کی ظاہر فریبیوں پہ نہ جا
کہ چڑھے ہوئے ہیں اندھیروں پر روشنی کے غلاف

لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ مسنون لباس، داڑھی جو کہ مسنون اعمال ہیں ان کو بالکل ترک کر دیا جائے۔ یہ الگ مستقل مسنون اعمال ہیں جن کی اپنی اہمیت اور الگ اجر وثواب ہے۔

نماز میں خشوع سے کیا مراد ہے؟

ہر شے کی ایک ظاہری صورت ہوتی ہے اور ایک باطنی حقیقت۔ نماز بھی ایک ظاہری صورت رکھتی ہے اور ایک باطنی حقیقت۔ نماز کی اس باطنی حقیقت کا نام قرآن وسنت کی زبان میں خشوع وخضوع ہے۔ نماز میں خشوع وخضوع سے مراد وہ کیفیت ہے کہ دل میں اللہ کی ذات مستحضر ہو،

اَعضاء وجوارِح پر سکون ہوں، پوری نماز میں جسم کعبہ کی طرف اور دل ربِ کعبہ کی طرف متوجہ ہو۔ گویا: ان تعبد اللہ کانک تراہ، فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔۔ اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ کیفیت پیدا نہیں کرسکتے تو کم از کم یہ یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

چھٹا رکوع: یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ۔۔۔ (البقرہ۔47)

اس رکوع میں بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات کا ذکر، تخویف قیامت، شفاعت باطلہ، تاوان دیکر نجات کے عقیدے کا ابطال، فرعون سے نجات، بچھڑے کی پوجا، تورات کا ذکر، مطالبہ دیدار الٰہی، بادل کا سایہ اور من وسلوٰی کا نزول کا ذکر ہے۔

قرآنی اسلوب: قرآن گذشتہ قوموں کے حالات عبرت، نصیحت اور سبق حاصل کرنے کیلئے کرتا ہے نہ کہ قصہ گوئی اور تاریخ دانی کیلئے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن جزئیات پر بحث نہیں کرتا، شہروں کے نام اور واقعات کی تاریخ اور دن نہیں بتاتا۔ ان کو بیان کرنے کا صرف یہ مقصد ہے کہ آج کے مسلمان اپنے آپ کو ان اعتقادی گمراہیوں، گناہوں، کمزوریوں اور غلط فہمیوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں جن کا شکار پچھلی قومیں یا افراد ہوئے۔

یہی وجہ ہے کہ سوائے قصہ یوسفؑ کے قرآن میں کسی نبی یا قوم کا ایک جگہ تذکرہ بیان نہیں کیا گیا۔ نوحؑ کا تذکرہ 28 مقامات پر کیا گیا۔ ابراہیمؑ کا تذکرہ 25 مقامات پر کیا گیا۔ موسیٰؑ کا تذکرہ 58 مقامات پر کیا گیا۔ آدمؑ کا تذکرہ 25 مقامات پر آیا۔

بنی اسرائیل سے خطاب

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ

اے اولادِ یعقوب! یاد کرو میرے وہ احسان جو میں نے تم پر کئے اور یہ کہ میں نے تمہیں سب لوگوں پر فضیلت دی۔ (البقرہ۔47)

O Children of Jacob! Remember ˹all˺ the favours I granted you and how I honoured you above the others.

بنی اسرائیل کون تھے؟

Who were Children of Jacob?

اسرائیل (بمعنی عبداللہ) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب یا دوسرا نام تھا۔ بنی اسرائیل سے مراد یعقوبؑ کی آل، اولاد۔ حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے جن سے بارہ قبیلے بنے اور ان میں بکثرت انبیاء اور رسل تھے۔ بنی اسرائیل کو عرب میں ان کی گزشتہ تاریخ اور علم و مذہب سے وابستگی کی وجہ سے ایک خاص مقام حاصل تھا اس لئے انہیں گزشتہ انعامات الٰہی یاد کرائے جارہے ہیں۔

یوم حشر کا منظر

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۔

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کے لیے کوئی سفارش قبول ہوگی اور نہ اس کی طرف سے بدلہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ البقرہ۔48

Scenario of Day of Judgement

Guard yourselves against the Day on which no soul will be of help to another. No intercession will be accepted, no ransom taken, and no help will be given.

What is intercession?

Intercession is the act of pleading with Allah on behalf of another person on the Day of Judgment.

بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات و احسانات

فرعون سے نجات،

آسمانی کھانا (من و سلویٰ کا اہتمام)،

پانی کے چشمے،

تپتے صحرا میں بادلوں کا سایہ

احسانات الٰہیہ کی تفصیل

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰىؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔

اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من وسلوا اتارا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ' اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، البتہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔(البقرہ۔57)

Heavenly Meal and other blessings

And ˹remember when˺ We shaded you with clouds and sent down to you manna and quails, ˹saying˺, “Eat from the good things We have provided for you.” The evildoers ˹certainly˺ did not wrong Us but wronged themselves. (2:57)

ساتواں رکوع: وَاِذِاسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ--- (البقرہ۔60)

اس رکوع میں موسیٰؑ کی پانی کی دعا، بارہ چشموں کا جاری ہونا، احسانات کے جواب میں کفران نعمت، ناشکری۔ اور اس کے نتیجے میں مسکنت اور ذلت کا ذکر ہے۔

موسیٰؑ کی اپنی قوم کیلئے پانی کی دعا

وَاِذِاسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًاؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْؕ --- (البقرہ۔60)

یاد کرو، جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو ہم نے کہا کہ فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے جان لیا کہ کونسی جگہ اس کے پانی لینے کی ہے----(البقرہ۔60)

Moses’s Dua for Water

And ˹remember˺ when Moses prayed for water for his people, We said, “Strike the rock with your staff.” Then twelve springs gushed out, ˹and˺ each tribe knew its drinking place.

خشک سالی، قحط سالی میں نماز استسقاء کی ادائیگی سنت ہے۔ اگر باقاعدہ نماز استسقاء کا اہتمام نہ ہو سکے تو کسی بھی وقت یا عام نمازوں میں یا جمعہ کے موقع پر بارش کیلئے خصوصی دعا جا سکتی ہے۔

نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ مگر زمین میں فساد برپا نہ کرو

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۔

اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ البقرہ۔60

Don’t spread corruption on Earth

Eat and drink of Allah’s provisions, and do not go about spreading corruption in the land.

انعامات کے جواب میں ناشکری، بے صبری، نعمتوں کی ناقدری اور سرکشی،

آٹھواں رکوع: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ۔۔۔ (البقرہ۔62)

اس رکوع میں فرمایا گیا کہ اسلام سب کیلئے ہے اور اس کی دعوت عام ہے۔ دین اسلام میں داخلے کے دروازے کسی کیلئے بند نہیں ہیں ۔ کوئی بھی انسان چاہے وہ کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو یا نہ ہو وہ اس کی تعلیمات کو قبول کر کے اس میں داخل ہو سکتا ہے۔

اخروی کامیابی کا اصول ایمان و اعمال صالح ہے۔

یوم السبت کی نافرمانی اور سزاء، گائے کے بارے میں حکم میں پس و پیش اور بادی النظر میں غیر ضروری سوالات سے گریز کی تلقین اس رکوع میں شامل ہے۔

وسیع البنیاد دعوت

ہدایت کی طرف دعوت عامہ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰـهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَـهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّـهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْـهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرہ۔62)

جو کوئی مسلمان اور یہودی اور نصرانی اور صابئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو ان کا اجر ان کے رب کے ہاں موجود ہے اور ان پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ البقرہ۔62

Extended invitation to the Guidance

Indeed, the believers, Jews, Christians, and Sabians (Atheists)—whoever believes in Allah and the Last Day and does good will have their reward with their Lord. And there will be no fear for them, nor will they grieve.

فرماں برداروں کے لئے بشارت

کامیابی کا پیمانہ۔ حسب ونسب نہیں بلکہ ایمان اور اعمال صالح ہے۔

صابئ کون؟

صابئین۔ صابی کی جمع ہے۔ صابی کے معنی ایک تو بے دین اور لامذہب کئے گئے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جو یقیناً ابتدا میں کسی دین حق کے پیرو رہے ہوں گے اسی لئے قرآن میں یہودیت وعیسائیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا گیا ہے لیکن بعد میں ان کے اندر فرشتہ پرستی اور ستارہ پرستی آگئی یا یہ کسی بھی دین کے پیرو نہ رہے۔ اس لئے لامذہب لوگوں کو صابی کہا جانے لگا۔ حقیقت حال کا علم تو محض اللہ تعالیٰ کو ہے مگر بظاہر یہی قول اچھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ نہ یہودی تھے نہ نصرانی نہ مجوسی نہ مشرک بلکہ یہ لوگ فطرت پر تھے کسی خاص مذہب کے پابند نہ تھے یعنی ان لوگوں نے تمام مذاہب ترک کر دیئے تھے بعض علماء کا قول ہے کہ صابی وہ ہیں جنہیں کسی نبی کی دعوت نہیں پہنچی۔ واللہ اعلم

عہد الٰہی سے روگردانی

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ

پھر اس (عہد اور تنبیہ) کے بعد بھی تم نے روگردانی کی، پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم یقیناً تباہ ہو جاتے۔ (البقرہ۔64)

شرعی احکام میں حیلہ بازی کی ممانعت

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ۔

تم ان لوگوں کو بھی جانتے ہو جنہوں نے ہفتہ کے دن کے معاملہ میں زیادتی سے کام لیا تو ہم نے حکم دے دیا کہ اب ذلّت کے ساتھ بندر بن جائیں۔ (البقرہ۔65)

Those who cheated with Divine Guidance

You are already aware of those of you who broke the Sabbath. We said to them, "Be disgraced apes!" (2:65)

Although many scholars believe that these individuals were turned into real apes, others interpret this verse in a metaphorical sense. This style is not uncommon in the Quran. See 62:5 and 74:50.

ہفتے والے کون تھے؟

یہ ایلہ بستی کے باشندے تھے ان پر ہفتہ کے دن تعظیم ضروری کی گئی تھی اس دن کا شکار منع کیا گیا تھا۔اور مچھلیاں اسی دن بکثرت آیا کرتی تھیں تو انہوں نے مکاری کی۔گڑھے کھود لئے۔رسیاں اور کانٹے ڈال دیئے۔ہفتہ والے دن مچھلیاں آجاتیں اور گڑھوں میں پھنس جاتیں۔اتوار کو جا کر وہ ان کو پکڑ لیتے۔اس جرم اور حیلہ سازی پر اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلیں بدل دیں۔

ان کے بندر بنائے جانے کی کیفیت میں اختلاف ہے۔بعض یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی جسمانی ہیئت بگاڑ کر بندروں کی سی کر دی گئی تھی اور بعض اس کے یہ معنی لیتے ہیں کہ ان میں بندروں کی سی صفات پیدا ہو گئی تھیں۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں صورتیں نہیں بدلی تھیں بلکہ دل مسخ ہو گئے تھے۔یہ صرف بطور مثال کے ہے جیسے عمل نہ کرنے والوں کو گدھوں سے مثال دی ہے۔(کانھم حمر مستنفرہ۔۔74:50 اور دوسری جگہ مثال دی گئی۔۔کمثل الحمار۔۔62:5)۔اسی طرح بصیرت سے عاری لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کی آنکھیں اندھی نہیں بلکہ دل اندھے ہیں۔فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ (22:46)

بہر حال چاہے ان پر یہ بگاڑ کا عذاب جسمانی طور پر آیا یا ذہنی طور پر لیکن اس پر سب متفق ہیں کہ یہ عذاب شدہ لوگ اس کے بعد صرف چند دن تک زندہ رہ سکے۔اس میں معاملے میں ایک حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے جس سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔بعض لوگوں نے حضور ﷺ سے بندروں کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ وہی مسخ شدہ قوم ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم میں مسخ صورت کا عذاب نازل کرتے ہیں تو ان کی نسل نہیں چلتی (بلکہ چند روز میں ہلاک ہو کر ختم ہو جاتے ہیں) اور پھر فرمایا کہ بندر اور خنزیر دنیا میں پہلے سے بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں (لہٰذا ان سے اس عذاب کا کوئی جوڑ نہیں)۔

اس آیت سے جو سبق ملتا ہے کہ دینی احکامات کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ان کے اندر حیلہ سازی کر کے ان پر عمل نہ کرنا اللہ کے غیض وغضب کو دعوت دینے والی بات ہے۔اس آیت سے فقہاء نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ دینی معاملات میں کوئی ایسا حیلہ جس سے اصل حکم شرعی باطل ہو جائے حرام ہے۔

گائے کا واقعہ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً۔۔۔(البقرہ۔67)

The story of Cow

This sûrah is named after the cow in this story, which happened at the time of Moses (PBUH). A rich man was killed by his nephew, his only heir, and the body was thrown at the door of an innocent man. After a long investigation, no one was identified as the killer. Moses (PBUH) prayed for guidance and was told that the only way to find the killer was to sacrifice a cow and strike the victim with a piece of it. When this was done, the victim spoke miraculously and said who the killer was.

غیر ضروری سوالات کی ممانعت

حدیث: ایک دفعہ حضور ﷺ نے حج کی فرضیت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ فرمایا۔اس پر ایک آدمی نے سوال پوچھا کیا حج ہر سال فرض ہے۔آپؐ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال حج واجب ہو جاتا اور تم سے یہ نہ ہو سکتا۔(مسلم)

نواں رکوع: وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۔۔۔ (البقرہ۔72)

اس رکوع میں گائے کے واقعے کی مزید تفصیلات جس میں مجرم تک پہنچنے کیلئے معجزانہ تفتیش کا ذکر، شقاوت قلبی کا ذکر، باغیانہ کردار کا تجزیہ، کلام اللہ میں تحریف اور تبدیلی کا ذکر، نجات کا اصول، اخروی لحاظ سے خوش فہمی میں مبتلا لوگوں کا تذکرہ۔کسی فرد یا گروہ سے نسبت اخروی نجات کیلئے کافی نہیں۔اللہ سے جھوٹی امیدیں نہ لگاؤ۔دنیا کمانے کیلئے کلام اللہ میں تحریف، مذہب کے نام پر دھوکہ دہی کا تذکرہ۔اس کے بعد اصحاب النّار اور اصحاب الجنّۃ کا اجمالی تذکرہ شامل ہے۔

پتھر دل والوں کا تذکرہ

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔(البقرہ۔74)

پھر اسکے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت اور بعض پتھر تو ایسے بھی ہیں جن سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو پھٹتے ہیں پھر ان سے پانی نکلتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔(البقرہ۔74)

Stone hearted people

Even then your hearts became hardened like a rock or even harder, for some rocks gush springs; others split, spilling water, while others are humbled in awe of Allah. And Allah is never unaware of what you do.

سنگدلی کے نقصانات

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: ان اللہ رفیق یحب الرفق۔

اللہ تعالیٰ نرم دل ہیں اور نرم دلی کو پسند فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو کیونکہ باتوں کی کثرت دل کو سخت کر دیتی ہے اور سخت دل والا اللہ سے بہت دور ہو جاتا ہے۔(ترمذی)

بدبختی کی چار علامات

بزار میں حضرت انس سے مرفوعاً روایت ہے کہ چار چیزیں بدبختی اور شقاوت کی علامتیں ہیں:

1۔ آنکھوں کا خشک ہو جانا یعنی خوف خدا سے آنکھوں سے آنسو نہ بہنا۔

2۔ دل کا سخت ہو جانا۔ رحمدلی کا نہ ہونا، دوسروں پر ترس نہ کرنا

3۔طول امل:امیدوں کا بڑھ جانا۔

4۔والحرص الدنیا: دنیا کی حرص پیدا ہو جانا۔یعنی لالچی بن جانا۔

جنتی لوگ کون؟

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے وہی جنتی ہیں اور جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔(البقرہ۔82)

People of Paradise

And those who believe and do good will be the residents of Paradise. They will be there forever. (2:82)

دسواں رکوع:وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔۔۔(البقرہ۔83)

دس نکاتی عہد نامہ، جزوی ایمان کی مذمت۔

عہد الٰہی کے دس احکامات

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ۔

اور جب ہم نے اولاد یعقوبؑ سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے اچھا سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کہنا اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا پھر چند آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے۔ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے لوگوں کو جلاوطن کرنا پھر تم نے اقرار کیا اور تم خود گواہ ہو۔(البقرہ۔83-84)

Ten commandments of Allah's covenant

And ˹remember˺ when We took a covenant from the children of Jacob ˹stating˺, "Worship none but Allah; be kind to parents, relatives, orphans and the needy; speak kindly to people; establish

prayer; and pay Zakat.” But you turned away—except for a few of you—and were indifferent.

And ⌜remember⌝ when We took your covenant that you would neither shed each other’s blood nor expel each other from their homes, you gave your pledge and bore witness. (2:83-84)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کئی احکام اسلام اور سابقہ شریعتوں میں مشترک ہیں جن میں توحید، والدین اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کی خدمت اور تمام انسانوں کے ساتھ گفتگو میں نرمی و خوش خلقی کرنا اور نماز اور زکوٰۃ شامل ہیں۔

میثاق الٰہی میں شامل دس احکامات

1۔توحید،

2۔والدین سے حسن سلوک

3۔صلہ رحمی، تعلقات میں حسن سلوک،

4۔یتیموں کی خبر گیری

5۔ مسکینوں سے حسن سلوک،

6۔دوسرے لوگوں سے اچھے انداز میں گفتگو کرنا۔(قولو للنّاس حسنا)

7۔ نماز قائم کرنا،

8۔زکوٰۃ ادا کرنا،

9۔ قتل نفس کی ممانعت

10۔جلاوطنی کی ممانعت

جزوی ایمان کی مذمت

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔۔۔

کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے حصہ کا انکار کرتے۔(البقرہ۔85)

No pick and choose

Do you believe in some of the Scripture and reject the rest? (2:85)

دین کو بیچ کر دنیا کمانے والے

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی خرید لی ہے، پس نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کو مدد دی جائے گی۔ (البقرہ۔86)

These are the ones who trade the Hereafter for the life of this world. So, their punishment will not be reduced, nor will they be helped.

حدیث: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ فتنوں کے دور میں انسان صبح کو مومن ہو گا مگر (پروپیگنڈے کا شکار ہو کر) شام کو کافر ہو گا، فرمایا:

يبيع دينه بعرض من الدنيا۔ کہ اپنے دین کو بیچ کر دنیا خرید لے گا۔ (مسلم، کتاب الایمان)۔

وہ اس طرح کہ وہ دنیا کے معمولی سے ساز و سامان کی خاطر اپنے دین کو بیچ دے گا، اپنی جھوٹی شہرت کے لئے، مال کی طمع میں وہ اپنے دین، اپنے مشن، اپنے مقصد زندگی کا سودا کر دے گا۔

گیارہوں رکوع: وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ---(البقرہ۔87)

اس رکوع میں موسیٰؑ، عیسیٰؑ کا ذکر، انبیاؑ کی نافرمانی، تکذیب، دنیا پرستی اور سمع و اطاعت کا ذکر ہے۔

صرف اپنے فرقے پر نہیں بلکہ اللہ کے نازل کردہ احکامات (دین) پر ایمان لاؤ۔ (آمنوبما انزل اللہ۔۔)

عناد و تکبر اور خود پرستانہ رویہ

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ۔

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد بھی پے در پے رسول بھیجتے رہے اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی تائید کی کیا جب تمہارے پاس کوئی وہ حکم لایا جسے تمہارے دل نہیں چاہتے تھے تو تم اکڑ بیٹھے پھر ایک جماعت کو تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کیا۔ (البقرہ۔87)

Indeed, We gave Moses the Book and sent after him successive messengers. And We gave Jesus, son of Mary, clear proofs and supported him with the holy spirit. Why is it that every time a

messenger comes to you with something you do not like, you become arrogant, rejecting some and killing others?

سمع واطاعت

البقرہ۔93

اللہ تمام اعمال سے باخبر ہے

﴿ وَٱللَّهُ بَصِيرُۢ بِمَا يَعۡمَلُونَ ﴾ اور اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔البقرہ۔96

...And Allah is All-Seeing of what they do. (2:96)

بارہواں رکوع: قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ۔۔۔(البقرہ۔97)

جبرائیلؑ روح القدس اور اللہ کے امین فرشتے ہیں۔اللہ کے حکم سے آپ ﷺ کے دل میں اللہ کی وحی پہنچانے پر مقرر ہیں۔

اس رکوع کے دوسرے حصے میں جادو اور اس کے متعلقہ اعمال کی مذمت بیان کی گئی۔

صحیح حدیث میں ہے حضور ﷺ رات کو بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اے اللہ، اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، اے چھپے کھلے کے جاننے والے۔اپنے بندوں کے اختلاف کا فیصلہ تو ہی کرتا ہے، اے اللہ اختلافی امور میں اپنے حکم سے حق کی طرف میری رہبری کر تو جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

O Allah, Lord of Jibril, Mika 'il and Israfil, Creator of the heavens and earth and Knower of the seen and the unseen! You judge between Your servants regarding what they differ in, so direct me to the truth which they differ on, by Your leave. Verily, you guide whom You will to the straight path.

جادو کی مذمت

جادو اور اس کے متعلقہ اعمال کفر اور شرک کے دائرے میں آتے ہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۗ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۗ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز (جادو) کا خریدار بنا، اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ چیز بہت بری ہے جس کے بدلہ میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچا کاش وہ جانتے۔(البقرہ۔102

Although they already knew that whoever buys into magic would have no share in the Hereafter. Miserable indeed was the price for which they sold their souls, if only they knew! (2:102)

حدیث:مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ سَاحِرًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَر بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلّم

جو شخص کسی کاہن یا جادو گر کے پاس جائے اور اسکی بات کو سچ سمجھے اس نے محمد ﷺ پر اتری وحی کے ساتھ کفر کیا۔(بزار) یہ حدیث صحیح ہے اور اسکی تائید میں اور احادیث بھی ہیں۔

Hadith: Whoever came to a soothsayer or a sorcerer and believed in what he said, will have disbelieved in what Allah revealed to Muhammad.

(This Hadith has an authentic chain of narration and there are other Hadiths which support it.)

جادو کرنے والا اور کرانے والا دونوں سخت گناہ گار ہیں۔

اگر کسی پر جادو کا اثر ہو تو اسے صرف قرانی آیات اور مسنون دعاؤں سے ہی دور کرنا چاہیئے۔

غیر اسلامی اور غیر شرعی طریقہ اور غلط عقیدے والے عاملوں سے عمل کرانا نہایت خطرناک ہے۔ آج کل جگہ جگہ عامل حضرات بیٹھے ہوئے ہیں جن میں سے اکثر قرآن وسنت سے دور اور مشرکانہ اعمال وافعال کے حامل ہیں۔

جعلی عاملین نہ صرف لوگوں کی گمراہی اور شرک کا سبب بنتے ہیں بلکہ بعض اوقات ان کے ایمان کے بھی ڈاکو بن جاتے ہیں، ان کی عزت کے بھی اور ان کے مال کے بھی۔

تیرھواں رکوع: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقُولُواْ رَٰعِنَا۔۔۔(البقرہ۔104)

اہل ایمان کی تربیت، گفتگو کیلئے اچھے الفاظ کے استعمال کی تاکید، منسوخ آیات کے پیچھے حکمت، نیک اعمال، اعمال کی قبولیت (اخلاص، اتباع سنت) کا ذکر ہے۔

گفتگو کیلئے الفاظ کے چناؤ میں احتیاط ﴿ لَا تَقُولُواْ رَٰعِنَا----- ﴾- البقرہ۔104

ذو معنی الفاظ کے استعمال سے گریز کرو۔

Manners of Speech

آسمان وزمین کا حقیقی فرمانروا اللہ ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ وَمَا لَـكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

کیا تجھے معلوم نہیں کہ زمین اور آسمان کا مالک اللہ ہی ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی اور مدد گار نہیں۔(البقرہ۔107)

Do you not know that the dominion of the heavens and the earth belongs ˹only˺ to Allah, and you have no guardian or helper besides Allah? (2:107)

کامیابی کے اصول

وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُواْ لأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللّهِ إِنَّ اللّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ جو نیکی بھی اپنے لیے آگے بھیجو گے، اس کو خدا کے پاس پاؤ گے۔ اللہ تمہارے سارے اعمال سے واقف ہے۔ سورۃ البقرۃ:110

The Encouragement to perform Good Deeds

Establish prayer and pay Zakat. Whatever good you send forth for yourselves, you will ˹certainly˺ find ˹its reward˺ with Allah. Surely Allah is All-Seeing of what you do. (2:110)

قبولیت اعمال کی شرائط

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

سنو جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے۔ اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کے لیے اس کا بدلہ اس کے رب کے ہاں ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(البقرہ۔112)

Acceptance of Good deeds

But no! Whoever submits themselves to Allah and does good will have their reward with their Lord. And there will be no fear for them, nor will they grieve. (2:112)

There are *Two conditions* for deeds to be accepted; the deed must be performed for Allah's sake alone and it should be done according to the Sunnah. The Messenger of Allah said:

حدیث: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَد

(Whoever performs a deed that does not conform with our matter (religion), then it will be rejected.)

نیک اعمال میں احسان کا مطلب: وھومحسن

اعمال کی قبولیت کی دو شرائط:

اللہ کی رضا کی نیت سے عمل کیا جائے اور حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق کیا جائے۔

(اَسْلَمَ وَ جْهَه لِلّٰهِ)کا مطلب ہے محض اللہ کی رضا کے لئے کام کرے اور(وَ هُوَ مُحْسِنٌ)کا مطلب ہے اخلاص کے ساتھ پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی سنت کے مطابق۔ قبولیت عمل کے لئے یہ دو بنیادی اصول ہیں اور نجات اخروی انہی اصولوں کے مطابق کئے گئے اعمال صالحہ پر مبنی ہے نہ کہ محض آرزووں پر۔

نجات کیلئے نیک اعمال بھی ضروری ہیں

اس آیت کا یہ بھی مطلب ہے کہ محض نسلی طور پر اسلام کا نام رکھ لینا کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا سکتا جب تک ایمان اور عمل صالح کو اختیار نہ کیا جائے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

حدیث: من بطابہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ۔

جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ گیا اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکے گا۔ (صحیح مسلم)

چودھواں رکوع: وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ۔۔۔ (البقرہ۔113)

اس کوع میں دوسروں کی نفی کرنا اور عبادت گاہوں سے روکنے کی مذمت بیان کی گئی اور واضح کیا گیا کہ نجات کا دارومدار اللہ کے سچے دین کی پیروی میں ہے۔ اللہ کی مساجد سے روکنے کو ظلم کہا گیا۔ مشرق و مغرب کہیں بھی اللہ کی عبادت ہو سکتی ہے۔ حضورؐ کو بشیر اور نذیر کہا گیا۔ دوسروں کی پیروی کے بجائے اللہ کی ہدایت کی پیروی کرو۔ اللہ کی کتاب کی تلاوت کا حق ادا کرنے والے سچے ایمان والے ہیں۔

اللہ کی مسجدوں سے روکنا

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کی یاد سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو؟ ایسے لوگوں کا حق نہیں ہے کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔ البقرہ۔114

Barring people from entering places of worship

Who does more wrong than those who prevent Allah’s Name from being mentioned in His places of worship and strive to destroy them? Such people have no right to enter these places except with fear. For them is disgrace in this world, and they will suffer a tremendous punishment in the Hereafter. (2:114)

اللہ کی مسجدوں سے روکنے سے کیا مراد ہے؟

جب مشرکین مکہ نے رسول کریم ﷺ کو واقعہ حدیبیہ کے وقت مسجد حرام میں داخل ہونے اور طواف کرنے سے روک دیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (بحوالہ ابن کثیر)

آیت کا شان نزول تو مفسرین کے نزدیک کوئی خاص واقعہ ہے مگر اس کا بیان عام لفظوں میں ایک مستقل ضابطہ اور قانون کے الفاظ میں فرمایا گیا ہے تاکہ یہ حکم قریش مکہ وغیرہ کے لئے مخصوص نہ سمجھا جائے بلکہ عام رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس آیت میں خاص مسجد کا نام لینے کے بجائے مساجد اللہ فرما کر تمام مساجد پر اس حکم کو عام کر دیا گیا اور آیت کا مضمون یہ ہو گیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کسی مسجد میں لوگوں کو اللہ کا ذکر کرنے سے روکے یا کوئی ایسا کام کرے جس سے مسجد ویران ہو جائے تو وہ بہت بڑا ظالم ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد میں ذکر و نماز سے روکنے کی جتنی بھی صورتیں ہیں وہ سب ناجائز و حرام ہیں ان میں سے ایک صورت تو یہ ہے کہ کسی کو مسجد میں جانے سے یا وہاں نماز و تلاوت سے صراحۃ روکا جائے۔

مسجد اللہ کا گھر ہے مگر بعض لوگ مالکانہ سوچ اور نوابی ذہنیت لے کر مسجد میں آتے ہیں۔ اسی طرح بعض رویّے لوگوں کو مسجد سے دور کر دیتے ہیں۔

مسجد میں شوروشغب کرکے یا اس کے قرب وجوار میں باجے گاجے بجا کر لوگوں کی نماز وذکر وغیرہ میں خلل ڈالے یہ بھی ذکر اللہ سے روکنے میں داخل ہے۔

اسی طرح ایسے اسباب پیدا کرنا بھی اس میں داخل ہے جن کی وجہ سے مسجد ویران ہو جائے اور مسجد کی ویرانی یہ ہے کہ وہاں نماز کے لئے لوگ نہ آئیں یا کم ہو جائیں کیونکہ مسجد کی تعمیر وآبادی دراصل درودیوار یا ان کے نقش ونگار سے نہیں بلکہ ان میں اللہ کا ذکر کرنے والوں سے ہے اسی لئے قرآن شریف میں ایک جگہ ارشاد ہے،

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللهَ (9:18)یعنی اصل میں مسجد کی آبادی ان لوگوں سے ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور روز قیامت پر اور نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔

اسی لئے حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرب قیامت میں مسلمان کی مسجدیں بظاہر آباد اور مزین وخوب صورت ہوں گی مگر حقیقتاً ویران ہوں گی کہ ان میں حاضر ہونے والے نمازی کم ہو جائیں گے۔ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے مسجد میں جھگڑے کو قرب قیامت کی نشانی بتایا۔حضرت فاروق اعظم نے مسجد میں ایک شخص کی اونچی آواز سنی تو فرمایا تمہیں خبر نہیں کہ تم کہاں کھڑے ہو(قرطبی)یعنی مسجد کے ادب و احترام میں یہ بات داخل ہے کہ اس میں غیر مشروع آواز بلند نہیں کرنی چاہیئے۔

اسی طرح مساجد کو تمام ظاہری اور باطنی نجاسات سے پاک رکھنا ضروری ہے تاکہ مسجد میں آنے والے مسجد میں آکر راحت اور خوشی محسوس کریں۔مساجد میں داخل ہونے والوں پر لازم ہے کہ اپنے بدن اور کپڑوں کو بھی نجاسات اور بدبو کی چیزوں سے پاک صاف رکھیں اور اپنے دلوں کو تمام اخلاق رذیلہ، تکبر حسد، بغض، حرص وریاء وغیرہ کی نجاسات سے پاک کرکے داخل ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی شخص پیاز، لہسن وغیرہ بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جائے تاکہ دوسرے اذیت محسوس نہ کریں۔

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ:

شرافت وانسانیت کے چھ کام ہیں: تین حضر کے اور تین سفر کے۔

حضر کے تین کام یہ ہیں: 1۔ تلاوت قرآن کرنا۔2۔ مسجدوں کو آباد کرنا۔3۔ دین کے کاموں میں اجتماعی کوششیں کرنا۔

اور سفر کے تین کام یہ ہیں: 1۔ اپنے مال میں سے غریب مسافروں پر خرچ کرنا۔2۔ ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آنا۔3۔ اور رفقائے سفر کے ساتھ تفریح وخوش طبعی کا طرز عمل رکھنا۔

بچوں کی تربیت میں مساجد کا کردار

Role of Mosques regarding children/youth

بچپن کا علم اور مشاہدات پتھر کی لکیر کی مانند ہوتے ہیں۔ پتھر پر جو نقش پڑ جائے وہ جلد نہیں مٹ سکتا۔ مساجد میں نمازیوں کا مجمع، نہایت باادب ماحول، خاموش ذکر الٰہی، تلاوت میں مشغولیت، پھر ایک امام کی پیروی میں صف بندی کے ساتھ نماز کی ادائیگی اور نماز کے بعد آپس میں لوگوں کا ملنا، مصافحہ کرنا، خیر خیریت جاننا۔ بچے اپنے والدین کے ساتھ یہ مناظر باقاعدگی سے دیکھیں۔ ابھی انہیں کوئی شعور نہیں، لیکن نگاہیں چپکے چپکے ان مناظر کے شخصیت پر اثرات مرتب کرتی ہیں۔ دل و دماغ میں ایک روشنی کی کرن نمودار ہوتی ہے۔ جیسے جیسے یہ بچے اپنی پختہ عمر کو پہنچتے ہیں، ان میں اپنے مسلم ہونے اور اللہ کے گھر میں اللہ کی بندگی کا احساس پیدا ہونے لگتا ہے۔

لیکن ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ بچے بہر حال بچے ہیں۔ شعور کی ناپختگی، ناسمجھی اور بچپن کی طبیعت کی شرارتوں سے وہ عاری نہیں ہوتے۔ اللہ کے گھر میں دھیرے دھیرے مساجد سے اچھی طرح آشنائی کے بعد ان میں ادب و تہذیب کی رمق پیدا ہوتی ہے۔ تربیت کے مرحلے کا تقاضہ ہے کہ لوگ ان بچوں کو بچے ہی سمجھیں اور ان کے ساتھ ان کی شرارتوں یا کچھ شور شرابے پر ایسا کوئی رویہ اختیار نہ کریں کہ بچہ اس کا کچھ ایسا اثر لے بیٹھے کہ وہ مسجد میں آنا ہی چھوڑ دے۔ مسجد میں بچوں کو ڈانٹنا معصوم ذہنوں کو مسجد کے ماحول سے متنفر کر سکتا ہے۔

دراصل یہ بچے جنت کے پھول ہیں۔ انہیں سے تو چمنِ اسلام کی رونق ہے۔ یہ تو ہمارا مستقبل ہیں۔

ماشاء اللہ یہ ہماری مساجد صرف دو رکعت نماز کے لیے ہی نہیں ہیں، بلکہ یہاں بچوں کے دینی مکاتب بھی ہوں اور مساجد کے وسیع علاقے میں کھیل کھیل میں بچوں کی تربیت بھی ہو۔ ان کی دلچسپیوں کا بھی خیال رکھا جائے۔ انسان کی زندگی میں یہ بچپن کی تعلیم و تربیت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ بچہ اس تربیت کے نظام کو زندگی میں کبھی نہیں بھولتا۔ ملت کے اس قیمتی سرمایہ کو ضائع نہ ہونے دیجیے۔

خواتین کو مساجد سے روکنا

اسلام کے ابتدائی دور میں خواتین سماجی کاموں میں ایکٹیو رہی ہیں، لیکن بدقسمتی سے عصر حاضر میں اسلامی معاشرے میں ان کا رول بہت ہی محدود ہو گیا ہے۔

خواتین کی مسجد میں آمد پر علماء اور فقہاء کی مختلف آراء موجود ہیں۔

مساجد میں خواتین کی آمد کے شرعی حکم کے بارے میں فقہائے اسلام کی اکثریت مساجد میں خواتین کو آنے کی اجازت دیتی ہے بلکہ بعض فقہاء خواتین کو مسجد میں اعتکاف تک کی اجازت دیتے ہیں۔ امام سرخسیؒ نے اپنی کتاب المبسوط میں امام ابو حنیفہؒ کے حوالے سے خواتین کے لیے

مسجد میں اعتکاف کو جائز کہا ہے۔ البتہ کچھ متاخرین علماء صرف فتنے کے اندیشے کے سبب خواتین کے مسجد میں آنے کو درست نہیں سمجھتے۔ لیکن عام طور پر اس موضوع پر بحث یا رائے صرف فقہی نوعیت کی نظر آتی ہے اس میں دعوتی اور سماجی پہلوؤں اور معاشرتی ضروریات کے حوالے سے احاطہ نہیں کیا گیا۔

موجودہ دور بالخصوص غیر مسلم ممالک میں مسلم کیونٹی کیلئے مسجد کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔

مسجد تعلیم گاہ بھی ہے،، تربیت وتزکیہ کا مرکز بھی، درس وتدریس کی جگہ بھی، کیونٹی سنٹر بھی، دینی اور سماجی تقریبات کی جگہ بھی، ہر خوشی، غم میں اکھٹے ہونے کی جگہ بھی۔ ایک لحاظ سے مسلم کیونٹی کی زندگی مسجد ہی کے ارد گرد گھومتی ہے۔

پھر یہ حقیقت کہ آپ ﷺ کے دور میں خواتین کس طرح مساجد میں اچھی خاصی تعداد میں شرکت کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ فجر کی نماز تک میں شریک ہوتیں (بروایت عائشہ) بلکہ بخاری شریف کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات خواتین نفل نمازیں بھی مسجد میں ادا کرتی تھیں۔

اسی طرح ابن ماجہ کی روایت میں ایک سیاہ فام خاتون کا بھی تذکرہ ملتا ہے جو مسجد نبوی کی خادمہ تھیں۔

دور نبوی میں کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خواتین کے مساجد میں آنے پر تردد تھا لیکن نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بندیوں کو مسجد آنے سے نہ روکو۔ لہذا اس کے بعد کوئی بھی صحابی اپنے اہل خانہ کو مسجد آنے سے نہیں روکتا تھا۔ یہ وہ دور تھا جب مخالفین اسلام بشمول منافقین مسلمانوں کو اذیتیں اور تکالیف دیتے اور طرح طرح کی مشکلات پیدا کرتے، اسلام میں پردے کے کچھ احکامات بھی اسی تناظر میں آئے۔ ان حالات اور مسائل کے باوجود خواتین کا مساجد میں آنا جانا جاری رہا۔

عید کی نمازوں میں خواتین کی شرکت کا حکم آپ ﷺ بہت تاکید کے ساتھ دیتے تھے۔ ایک صحابیہ نے غالباً اسی مؤکد حکم کی وجہ سے دریافت کیا کہ اگر کسی خاتون کے پاس جلباب (عبایا) نہ ہو اور اس وجہ سے وہ عید کی نماز میں شرکت نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی اور خاتون اسے جلباب (عبایا) دے دے، اور وہ اس موقع کے خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔ (بخاری)۔

اس کے بعد بعض روایات (طبقات ابن سعد، مسند احمد) سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت راشدہ کے دور میں بھی خواتین مساجد جاتیں۔ اس کے بعد اس سلسلے میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں خواتین کو مسجد آنے سے روکا گیا۔ لیکن مسند احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فجر کی نماز کی امامت کراتے ہوئے جو جان لیوا حملہ کیا گیا اس وقت ان کی اہلیہ مسجد

میں ہی نماز ادا کر رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کی جانب اس پابندی کی نسبت کے غلط ہونے کا ایک اور ثبوت عہد عثمانی میں تراویح کی نماز میں خواتین کی حاضری بھی ہے۔اس کے بعد کے ادوار میں کئی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین مساجد میں حدیث کا درس دیا کرتی تھیں۔

البتہ متاخرین علماء وفقہاء فتنے کے اندیشے کے سبب خواتین کی مسجد آمد کو ممنوع (مکروہ تحریمی) قرار دیتے ہیں۔

لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ یہ فتنہ صرف خواتین کو مسجد آنے سے ہی کیوں روکتا ہے؟ کسی اور مقام پر جانے سے کیوں مانع نہیں ہے؟

یہ کیسا فتنہ ہے جو یونیورسٹی، کالج، مدارس اور اسکول میں جانے سے مانع نہیں ہوتا۔

دفتر، عدالت، ہسپتال میں جانے سے نہیں روکتا۔

خواتین کو حجاب کرنے سے نہیں روکتا۔

روزمرّہ زندگی کے امور کو سرانجام دینے کیلئے خواتین کو باہر جانے سے نہیں روکتا۔

پڑوسی، رشتہ دار، فیملی فرینڈز کے گھروں میں خواتین کو جانے سے نہیں روکتا۔

خواتین کو شاپنگ پر جانے سے نہیں روکتا۔

کسی دینی پروگرام میں جانے سے نہیں روکتا۔

صرف خواتین کو مسجد میں آنے سے روکتا ہے۔

صرف مسجد کا نام آتے ہی ہمیں اس موہوم فتنے کی شدت اور حسّاسیت کا احساس ہونے لگتا ہے۔

اسلام کی تین مقدس ترین مساجد مسجد حرام، مسجد نبویؐ، مسجد اقصیٰ میں خواتین باقاعدگی سے نماز وعبادات کیلئے آتی ہیں وہاں خواتین کے جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھی جاتی۔

مشرق و مغرب ہر جگہ اللہ موجود ہے

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اور اللہ کے لئے مشرق بھی ہے اور مغرب بھی لہٰذا تم جس جگہ بھی قبلہ کا رخ کرلو گے سمجھو وہیں خدا موجود ہے وہ صاحبِ وسعت بھی ہے اور صاحبِ علم بھی ہے۔(البقرہ۔115)

کعبہ صرف علامت وحدت وسمت ہے ورنہ اللہ کا جمال وجلال غیر محدود ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔اللہ نہ مشرقی ہے،نہ مغربی۔وہ تمام سمتوں اور اطراف کامالک ہے۔لہٰذا اس کی عبادت کے لیے کسی سمت یا کسی مقام کو مقرر کرنے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اللہ وہاں یا اس طرف رہتا ہے۔آیت کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ محدُود، تنگ دل، تنگ نظر بھی نہیں ہے،بلکہ اس کی خدائی بھی وسیع ہے اور اس کا زاویہء نظر اور دائرہ فیض بھی وسیع ہے۔وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا کونسا بندہ، کس وقت، کہاں، دنیا کے کس کونے میں، کس نیت سے اس کو یاد کر رہا ہے۔

Both East and West belongs to Allah

To Allah belong the east and the west, so wherever you turn you are facing ˹towards˺ Allah. Surely Allah is All-Encompassing, All-Knowing. (2:115)

کن فیکون کی مالک ہستی

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جب کوئی چیز کرنا چاہتا ہے تو صرف یہی کہہ دیتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔(البقرہ۔117)

˹He is˺ the Originator of the heavens and the earth! When He decrees a matter, He simply tells it, "Be!" And it is! (2:117)

حضور ﷺ کی دو عالی شان صفات

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔

(اے محمد ﷺ)ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کوئی سوال نہ ہو گا۔(البقرہ۔119)

We have surely sent you with the truth ˹O Prophet˺ as a deliverer of good news and a warner. And you will not be accountable for the residents of the Hellfire.

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی تسلی کے لئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اے رسول! ہم نے آپ کو ایک سچا دین دے کر (خلق کی طرف) بھیجا ہے کہ (ماننے والوں کو) خوش خبری سناتے رہیئے اور (نہ ماننے والوں کو) خبردار کرتے رہیئے اور آپؐ سے دوزخ میں جانے والوں کی باز پرس نہ ہوگی کہ ان لوگوں نے کیوں نہیں دین قبول کیا اور کیوں دوزخ میں گئے۔ آپ اپنا کام کرتے رہیئے آپ کو کسی کے ماننے یا نہ ماننے کی کوئی فکر نہیں کرنی چاہیئے۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اور آپؐ کے امتی صرف دعوت دینے کی حد تک مسئول ہیں۔ ہدایت دینے کے ذمہ دار نہیں۔

تلاوت کا حق ادا کرنے والے

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اُسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (البقرہ۔121)

Those We have given the Book follow it as it should be followed. It is they who ˹truly˺ believe in it. As for those who reject it, it is they who are the losers. (2:121)

اہل کتاب کے اچھے لوگوں کی تعریف

اس آیت (البقرہ۔121) میں اہل کتاب کے لوگوں میں جو لوگ صالح اور نیک سیرت تھے ان کی خوبیاں اور ان کے مومن ہونے کی خبر دی جا رہی ہے۔ مثلاً عبداللہ بن سلام اور ان جیسے دیگر افراد۔

حق تلاوت سے کیا مراد ہے؟

فرمایا کہ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ حق تلاوت ادا کرتے ہوئے اس کو پڑھتے ہیں۔

وہ اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے کے کئی مطلب بیان کئے گئے:

1۔ خوب توجہ اور غور سے پڑھتے ہیں۔

2۔ اس کے حلال کو حلال، حرام کو حرام سمجھتے اور کلام الٰہی میں تحریف نہیں کرتے۔

3۔ اس میں جو کچھ تحریر ہے، لوگوں کو بتلاتے ہیں اس کی کوئی بات چھپاتے نہیں۔

4۔اس کی محکم باتوں پر عمل کرتے اور متشابہات پر ایمان رکھتے اور جو باتیں سمجھ میں نہیں آتیں ان کے بارے میں اہل علم سے سوال کرتے ہیں۔

5۔اس (کتاب الہٰی) کی ایک ایک بات کی پیروی کرتے ہیں۔(فتح القدیر)

6۔دوران تلاوت جنت کا ذکر آتا ہے تو جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم کا ذکر آتا ہے تو جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حق کی تلاوت میں یہ سارے ہی مفہوم داخل ہیں اور تلاوت کا حق ادا کرنے کی سعادت انہی لوگوں کے حصے میں آتی ہے۔

پندرہوں رکوع: يٰبَنِىۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ --- (البقرہ۔122)

امامت کی بنیاد ایمان و عمل پر ہے حسب و نسب پر نہیں۔یوم الحساب سے ڈرو۔ سیرت ابراہیمؑ کا تذکرہ، تعمیر کعبہ کے وقت دعائیں۔ حضور ﷺ کی بعثت کی دعا۔

ابراہیم کی آزمائش

وَاِذِ ابۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ۔

اور جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں۔ فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے بھی؟ فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔(البقرہ۔124)

Test of Abraham (PBUH)

Remember˺ when Abraham was tested by his Lord with ˹certain˺ commandments, which he fulfilled. Allah said, “I will certainly make you into a role model for the people.” Abraham asked, “What about my offspring?” Allah replied, “My covenant is not extended to the wrongdoers.”

حضرت ابراہیمؑ کو کن کلمات سے آزمایا گیا؟

کلمات سے مراد وہ تمام آزمائشیں ہیں، جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام گزارے گئے۔ دنیا میں جتنی چیزیں ایسی ہیں، جن سے انسان محبّت کرتا ہے، ان میں سے کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو حضرت ابراہیمؑ نے حق کی خاطر قربان نہ کیا ہو۔ اور دنیا میں جتنے خطرات ہیں جن سے آدمی ڈرتا ہے، ان میں سے کوئی خطرہ ایسا نہ تھا جسے انہوں نے حق کی راہ میں مقابلہ نہ کیا ہو۔ وہ ہر آزمائش اور ہر امتحان میں کامیاب اور کامران رہے، جس کے صلے میں امام الناس کے منصب پر فائز کئے گئے، چنانچہ مسلمان ہی نہیں، یہودی، عیسائی حتّٰی کہ مشرکین عرب سب ہی کے نزدیک ان کی شخصیت نہایت ہی محترم مانی جاتی ہے۔

کلمات ابراہیمی کے بارے میں کئی اقوال ملتے ہیں مثلاً:

اس سے مراد احکام شریعت، مناسک حج، قربانی پسر کی آزمائش، ہجرت، نار نمرود، دعوت و تبلیغ، ہجرت کرنا، مہمان نوازی، اللہ کی راہ میں جانی اور مالی مصیبتوں کو برداشت کرنا ہے۔

بعض مفسرین نے اس سے مراد مکمل اطاعت لیا ہے۔

بعض نے آزمائش کے کلمات سے مراد مکمل اسلام لیا ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک روایت کا ذکر کیا ہے کہ ان کلمات سے تیس احکامات مراد ہیں جو قرآن میں تین مقامات پر آئے:

سورہ توبہ کی آیت 112 (التائبون العابدون۔۔) میں موجود دس صفات: یعنی توبہ کرنا، عبادت کرنا، حمد کرنا، اللہ کی راہ میں سفر کرنا، رکوع کرنا، سجدہ کرنا، بھلائی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، اللہ کی حدود کی حفاظت کرنا، ایمان لانا۔

اسی طرح سورۃ مومنون (قد افلح المومنون۔ آیات: 1۔10) اور سورۃ معارج میں موجود دس صفات: یعنی نماز کو خشوع و خضوع سے ادا کرنا، لغو اور فضول باتوں اور کاموں سے منہ پھیر لینا، زکوٰۃ دینا، شرمگاہ کی حفاظت کرنا، امانت داری کرنا، وعدہ وفائی کرنا، نماز پر ہمیشگی اور حفاظت کرنا، قیامت پر ایمان رکھنا، عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا، سچی گواہی دینا یا شہادت حق پر قائم رہنا شامل ہے۔

اسی طرح سورۃ احزاب (آیت۔35) میں موجود دس صفات: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآٮِٕمِيْنَ وَالصّٰٓٮِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ یعنی اسلام لانا، ایمان رکھنا، قرآن پڑھنا، سچ بولنا، صبر کرنا، عاجزی کرنا، خیرات دینا، روزہ رکھنا، بدکاری سے بچنا، اللہ تعالیٰ کا ہر وقت بکثرت ذکر کرنا۔

بعض نے ان کلمات سے دس فطری امور کی بجاآوری بھی مراد لیا ہے: مثلاً فطری امور میں شامل داڑھی رکھنا، مونچھوں کو کم کرنا، مسواک کرنا، کلی کرنا، ناخن کاٹنا، ختنہ وغیرہ۔(واللہ اعلم)

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ۔

(ابراہیمؑ نے دعا کی) اور میری اولاد کو بھی (یہ منصب امامت عطا فرما؟)۔ فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔(البقرہ۔124)

لاینال عھد الظالمین فرما کر دین میں صاحبزادگی کی نفی کر دی گئی۔ اگر ایمان و عمل صالح نہیں، تو پیرزادگی اور صاحبزادگی کی بارگاہ الٰہی میں کیا حیثیت ہوگی؟ نبی ﷺ کا فرمان ہے: من بطابہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ۔ جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ گیا اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکے گا۔(مسلم)

کعبہ: دلوں کا مقناطیس

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِمَ مُصَلًّى ؕ --

اور جب ہم نے کعبہ لوگوں کے لیے بار بار آنے کی جگہ اور امن و سکون کا مقام بنادیا۔(اور فرمایا) مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔(البقرہ۔125)

Kaaba: Magnet of the Hearts

And ˹remember˺ when We made the Sacred House a centre and a sanctuary for the people ˹saying˺, "˹You may˺ take the standing-place of Abraham as a site of prayer."

بیت اللہ کی دو خصوصیات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی دو خصوصیات بیان فرمائیں:

ایک مطلب یہ ہے کہ کعبہ لوگوں کے لئے ثواب کی جگہ ہے۔ دوسرے معنی ہیں بار بار آنے کی جگہ، یعنی مرجع خلائق بنادیا۔ جو ایک مرتبہ بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے، دوبارہ، سہ بارہ آنے کے لئے بیقرار رہتا ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ قبول حج کی علامات میں سے ہے کہ وہاں سے لوٹنے کے بعد پھر وہاں جانے کا شوق دل میں موجود ہو۔ بیت اللہ کی دوسری خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ یہ امن اور سکون کی جگہ ہے۔ یعنی یہاں کسی دشمن کا خوف بھی نہیں رہتا چنانچہ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ حدود حرم میں کسی جانی دشمن سے بھی بدلہ نہیں لیتے تھے۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا اثر ہے۔ آپؑ نے دعا مانگی تھی کہ:

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ---

اے اللہ! تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے۔۔۔(ابراہیم:37)

O, Allah! make the hearts of people incline towards them.

مقام ابراہیمؑ سے کیا مراد ہے؟

مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کرتے رہے۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیمؑ کے قدم کے نشانات ہیں۔

بقول شاعر:

ومو طی ابراہیم فی الصخر رطبتہ
علی قدمیہ حافیا غیر ناعل

یعنی اس پتھر میں ابراہیمؑ کے دونوں پیروں کے نشان تازہ بتازہ ہیں جن میں جوتی نہیں۔

اب اس پتھر کو ایک شیشے میں محفوظ کر دیا گیا ہے، جسے ہر حاجی مطاف میں باآسانی دیکھ سکتا ہے۔ پہلے یہ پتھر بیت اللہ کے نیچے دروازے کے قریب تھا، جب قرآن کا یہ حکم نازل ہوا کہ مقام ابراہیم پر نماز پڑھو: واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔ اس وقت طواف کرنے والوں کی مصلحت سے اس کو اٹھا کر بیت اللہ کے سامنے ذرا فاصلے پر رکھ دیا گیا۔ اس مقام پر طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔ طواف کے بعد کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے قریب پڑھنا افضل ہے۔ البتہ بعض فقہاء نے فرمایا کہ مسجد حرام کے اندر جس جگہ بھی طواف کی رکعتیں پڑھ لے واجب ادا ہو جائے گا۔

مساجد کی خدمت: سنّت انبیاء

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔

اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ البقرہ۔125

Serving House of Allah is an honour

And We entrusted Abraham and Ishmael to purify My House for those who circle it, who meditate in it, and who bow and prostrate themselves ˹in prayer˺.

تعمیر کعبہ۔ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی دعائیں

ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے اپنی دعاؤں کو ربّ یا ربّنا کے لفظ سے شروع کیا جو دعا مانگنے کا ایک پیغمبرانہ طریقہ ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔

ابراہیمؑ کی امن کیلئے خصوصی دعا:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا۔۔۔

جب ابراہیمؑ نے کہا اے پروردگار تو اس شہر کو امن والا شہر بنا دے۔۔۔۔(البقرہ۔126)

Special Prayer for Peace

And (remember) when Ibrahim said: My Lord, make this city a place of peace… (2:126)

رزق میں برکت کی دعا

پھلوں کے رزق کی دعا

وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۔۔

قبولیت اعمال کی دعا

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

اور جب ابراھیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو ساتھ دعا بھی کر رہے تھے): اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما۔ بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔(البقرہ۔127)

Dua of Acceptance

And ˹remember˺ when Abraham raised the foundation of the House with Ismael, ˹both praying, ˺ "Our Lord! Accept ˹this˺ from us. You are indeed the All-Hearing, All-Knowing. (2:127)

غور کرنے کی بات ہے کہ کتنا مبارک عمل (تعمیر بیت اللہ) کتنی مبارک جگہ، کتنے مبارک لوگ، کتنا مبارک موقع، کتنی مبارک زبانیں۔ پھر بھی دعا کر رہے ہیں: ربنا تقبل منّا۔ اے ہمارے ربّ، ہماری طرف سے قبول فرمالے۔

یہاں یہ سبق دینا مقصود ہے کہ کسی انسان سے اللہ تعالیٰ کے شایان شان عبادت و اطاعت ممکن نہیں۔ ہر شخص اپنی قوت وہمت کے مطابق کام کرتا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ کوئی بھی بڑے سے بڑا عمل کرے تو اس پر فخر اور غرور نہ کرے بلکہ عاجزی کے ساتھ دعا کرے کہ اے اللہ! میرا یہ عمل قبول فرمالے۔

دین پر استقامت کی دعا

اولاد کی اصلاح کی دعا

رجوع الی اللہ کی دعا

وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنادے۔ اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک امت مسلمہ (فرمانبردار امت) قرار دے۔ اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتا۔ اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔(البقرہ۔128)

Our Lord! Make us both submit to You and from our descendants a nation that will submit to you. Show us our rituals and turn to us in grace. You are truly the Accepter of Repentance, Most Merciful. (2:128)

آخری رسولؐ کی بعثت کی دعا

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ۗ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

اے ہمارے رب! ان کے درمیان ایک رسول کو مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے. انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے، بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔(البقرہ۔129)

Dua for the Final Prophet

Our Lord! Raise from among them a messenger who will recite to them Your revelations, teach them the Book and wisdom, and purify them. Indeed, you ˹alone˺ are the Almighty, All-Wise.” (2:129)

یہ حضرت ابراہیم واسماعیل علیہ السلام کی آخری دعا ہے۔ اہل حرم کے لیے یہ دعا کی کہ آپ کی اولاد میں سے رسول آئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت محمد رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ جل شانہ کے نزدیک آخری نبی اس وقت سے ہوں جبکہ آدم ابھی مٹی کی صورت میں تھے۔(مسند احمد)

حدیث: انا دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وبشارة عِيسٰى وَرَأَتْ أُمِّي كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّام

میں ابراہیمؑ کی دعا کا جواب ہوں، عیسیٰؑ کی بشارت ہوں۔ اور میری ماں کا خواب جس میں وہ دیکھتی ہیں کہ ان میں سے گویا ایک نور نکلا جس سے ارض شام کے محلات روشن ہو گئے۔

Hadith: I am the supplication of Prophet Ibrahim, the good news of Jesus) the Son of Mary, and my mother saw a light that radiated from her which illuminated the castles of Ash-Sham.

بعثت رسولؐ کے تین مقاصد

اس آیت (البقرہ۔129) میں بعثت رسولؐ کے تین مقاصد بیان کئے گئے:

1۔ کتاب کی تلاوت

2۔ کتاب وحکمت کی تعلیم

3۔ تزکیہ نفس، تربیت، اصلاح اخلاق

1۔ تلاوت کی اہمیت:

بعثت نبویؐ کے مقاصد میں پہلا مقصد قرآن کی تلاوت ہے۔ اصول فقہ میں قرآن کی تعریف یہ کی گئی: ھوالنظم والمعنی جمیعا یعنی قرآن نام ہے الفاظ اور معانی دونوں کا۔ لہٰذا قرآن کریم کی تلاوت کا جو ثواب احادیث میں بتایا گیا ہے وہ صرف ترجمہ پڑھنے سے حاصل نہ ہو گا۔ اسی طرح کوئی شخص نماز میں صرف نماز کا ترجمہ پڑھ لے تو نماز ادا نہ ہو گی۔

البتہ اس میں شبہ نہیں کہ قرآن کریم کے نزول کا اصل مقصد اس کی تعلیمات کو سمجھنا اور سمجھانا ہے جو بذات خود ایک الگ فریضہ ہے جس کو الگ بیان کیا گیا۔ فرمایا: لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (16:44) یعنی ہم نے آپ کو اس لئے بھیجا ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے اللہ کی نازل کردہ آیات کی تفسیر بیان فرمائیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا فرض اور اعلیٰ عبادت ہے۔ اسی طرح اس کے الفاظ کی تلاوت بھی ایک الگ عبادت اور باعث ثواب ہے۔

سولھواں رکوع: وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِمَ ---(البقرہ۔130)

اس رکوع میں انبیاءؑ کا اپنی اولاد کی دینی اور اخلاقی تربیت کی طرف خاص توجہ اور اہتمام کا ذکر ہے۔ پہلی آیت میں ملت ابراہیمی کی فضیلت کا ذکر ہے۔ ملت ابراہیمیؑ سے روگردانی اور اعراض کی ممانعت، موت اور ہمارے اعمال کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی تربیت اولاد ۔اللہ کا رنگ یعنی اللہ کے دین کا راستہ اختیار کرو۔ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم ۔ہم اپنے اعمال کے ذمہ دار اور تم اپنے اعمال کے ذمہ دار۔ ہمیں دوسروں کے اعمال کی فکر کے بجائے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔

پہلے پارے کے آخری رکوع کے بیشتر حصے میں (آیت:128 سے لے کر 136 تک) سارے تعصبات اور نسل پرستی کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم کرنے (اسلام) پر زور دیا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہی اسلام ابراہیمؑ اور ان کی اولاد اسماعیلؑ واسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا دین تھا۔ یہ حضرات کبھی نسل پرستی اور تعصب کا شکار نہیں ہوئے۔ آیت 136 میں مسلمانوں کو اس تعصب اور نسل پرستی سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے: لانفرق بین احدِ منہم۔ یعنی ہم انبیاءؑ کو ایک دوسرے سے الگ نہیں سمجھتے۔(البقرۃ:136)

یعقوب علیہ السلام کی اپنی اولاد کو وصیّت

اولاد کی محبت، اس کی بھلائی کی فکر اور ان کیلئے دعائیں کرنا سنت انبیاءؑ ہے۔ دنیا سے رخصت ہونے کے وقت والدین کا اپنی اولاد کو وہ چیز دے کر جانا جو ان کی نظر میں سب سے بڑی نعمت ہے یعنی دینداری۔ آیت: وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ (البقرہ۔132) کا یہی مطلب ہے اور آیت: اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ۔(البقرہ۔133) کا بھی یہی حاصل ہے۔

اولاد کی دینی تربیّت۔والدین کی ذمہ داری

حدیث: إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، حَفِظَ ذَلِكَ أَمْ ضَيَّعَ؟ حَتَّى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ۔

بے شک، اللہ تعالیٰ ہر ذمہ دار، نگہبان سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کریں گے یہاں تک کہ آدمی سے اپنی فیملی کے بارے میں سوال ہو گا۔(صحیح ابن حبّان)

حدیث: حسن تربیت سب سے بہترین تحفہ ہے جو ایک والد اپنی اولاد کو دیتا ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب ایک صاع صدقہ دینے سے افضل ہے۔(ترمذی-باب البر والصّلہ)

اللّٰہ کا رنگ

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۖ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ

اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالٰی سے اچھا رنگ کس کا ہو گا۔ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں۔(البقرہ-138)

Allah’s Way

This is the ˹natural˺ Way of Allah. And who is better than Allah in ordaining a way? And we worship ˹none but˺ Him. (2:138)

اصل رنگ تو اللہ کا رنگ ہے۔ اللہ کا رنگ اختیار کرو، جو کسی پانی (روحانی غسل یا بپتسمہ) سے نہیں چڑھتا، بلکہ اس کی بندگی سے چڑھتا ہے۔اس سے بہتر کوئی رنگ نہیں اور اللہ کے رنگ سے مراد دین فطرت یعنی دین اسلام ہے۔جس کی طرف ہر نبی نے اپنے اپنے دور میں اپنی اپنی امتوں کو دعوت دی۔

ہم جس رنگ اور چہرے کے ساتھ دنیا میں آتے ہیں وہ ہمارا اپنا انتخاب نہیں ہوتا مگر جس چہرے کے ساتھ ہم نے مرنا ہے، دنیا سے رخصت ہونا ہے اور آخرت میں پہنچنا ہے اسے قرآن وسنّت کے مطابق ڈھالنے، روشن اور پر نور بنانے کے ہم خود ذمہ دار ہیں۔

جو ہمارا رب ہے وہی تمہارا بھی رب ہے

قُلْ اَ تُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَۙ

کہہ دو کیا تم ہم سے اللہ کی نسبت جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا رب ہے اور ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں اور تمہاری لئے تمہارے عمل اور ہم تو خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔(البقرہ-139)

Our God is same

Say, “Would you dispute with us about Allah, while He is our Lord and your Lord? We are accountable for our deeds and you for yours. And we are devoted to Him. (2:139)

؎ نہ تیرا خدا کوئی اور ہے، نہ میرا خدا کوئی اور ہے
یہ جو راستے ہیں جدا جدا، یہ معاملہ کوئی اور ہے

دوسروں کی غلطیوں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے اعمال کی فکر

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی، ان کے لیے ان کے عمل ہیں اور تمہارے لیے تمہارے عمل ہیں، اور تم سے ان کے اعمال کی نسبت نہیں پوچھا جائے گا۔ البقرہ۔141

Worry about your deeds rather than others

That was a community that had already gone before. For them is what they earned and for you is what you have earned. And you will not be accountable for what they have done. (2:141)

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: hafizmsajjad@gmail.com